به سرپرستی عالیجناب سید شاہ غلام سرور بیابانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین بارگاہ سید شاہ افضل بیابانی رحمۃ اللہ علیہ قاضی پیٹھ
افضل چو بہر نعت بہ ورزید بگردید ✿ در اہل سخن با شرف عز و علای
کلام افضل
فارسی معہ اردو ترجمہ
ہادی رہروان شریعت دستگیر غواصان طریقت جامع علوم ربانی واقف رموز یزدانی
حضرت سید شاہ غلام افضل بیابانی قدس سرہ العزیز المتخلص بہ افضل
ترجمہ
سید خواجہ احمد اللہ حسینی بیابانی بی اے عثمانیہ
مقطعہ دار موضع گرلہ ویڑ ضلع ورنگل، اے۔ پی

۱۰۰۱/-

سر شاہ غلام سرور بیابانی مد ظلہ العالی
سید شاہ افضل بیابانی رحمۃ اللہ علیہ قاضی پیٹھ

بہ سرپرستی عالیجناب سید شاہ غلام سرور بیابانی مد ظلہ العالی
سجادہ نشین بارگاہ سید شاہ افضل بیابانی رح قاضی پیٹھ۔

# کلام افضل

فارسی مع اردو ترجمہ

ہادی رہروان شریعت و رہنمائے اصحاب طریقت جامع علوم ربانی
واقف رموز یزدانی حضرت سید شاہ غلام افضل بیابانی قدس سرہ العزیز
المتخلص بہ افضل

ترجمہ

سید خواجہ احمد اللہ حسینی بیابانی بی اے عثمانیہ
مقطعہ دار موضع گرلہ وڈی ضلع ورنگل۔ اے پی

---

نام کتاب: کلام افضل ـــ مصنف: حضرت سید شاہ غلام افضل بیابانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت سید خواجہ احمد اللہ حسینی بیابانی۔ نظر ثانی: سید شاہ محمد تنویر الدین خدا نمائی افتخاری
ترتیب و پیش کش: سید خواجہ خلیل اللہ حسینی پرنسپال گورنمنٹ جونیر کالج چیریال
ضخامت: ۹۶ صفحات ـــ طباعت: بار اول سنہ ۱۹۹۴ء ماہ اگست ۲۶ صفر ۱۴۱۵ھ
تعداد: ۵۰۰ ـ کتابت: قیصر عادل آبادی ـ طباعت: دائرہ پریس بموقع عرس
ناشر: انجمن محبان اولیاء ورنگل

ہدیہ:

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# عرضِ حال

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے آج ہمیں جناب اعلیٰ واقدس حضرت سید شاہ غلام افضل بیابانیؒ کے کلام کو مع ترجمہ طباعت سے آراستہ کرنے کا شرف بخشا۔ سیدی وآقای کو وصال فرماتے ہوئے نصف صدی کا عرصہ گذر گیا۔ ہر سال عرس شریف کے موقعہ پر ہمیں آپ کا کلام خصوصاً

منگر نجا لم یا غوث الاعظم شیخ العوالم یا غوث الاعظم

وغیرہ قوالوں سے سننے کو ملتا۔ سامعین پر وجدانی کیفیت کا عالم طاری رہتا جو بیان سے باہر ہے لیکن مجھ جیسے کم علم کو ایک تجسس لاحق تھا کہ سیدی ومولائیؒ کا کلام جو بزبانِ فارسی ہے اس کے معنی ومطالب اور اس کے رموز سے واقفیت حاصل کیجائے۔ شومئ قسمت کے لئے با امتداد زمانہ نے ہمیں اس قابل نہ رکھا کہ فارسی کو سمجھ سکیں۔

جب میں نے والدی سید خواجہ احمد اللہ حسینی صاحب کی خدمت عالیہ میں معروضہ پیش کیا تو ترجمہ کی صورت نکل آئی مشکل یہ تھی کہ والد محترم کی بینائی ساتھ نہ دینے کی وجہ سے مجھ ہی کو کلام صحیح طور پر پڑھنا تھا یہ مشکل تو طبع شدہ کلام سے حل ہوگئی جسمیں صرف ۴۵ کلام تھے جسمیں حمد، نعت، منقبت اور غزلیں شامل تھیں۔ والد محترم کے پاس ایک بیاض دستیاب ہوئی جس میں حضرت سید شاہ افضل بیابانیؒ کے کلام کے کوئی ۷۵ نسخے تھے اب مسئلہ پیچیدہ ہوگیا صحیح عبارت پڑھیں اور پھر ترجمہ ہو یہ بہرحال حضرت قبلہؒ کی کرامت ہی تھی کہ الحمد اللہ کر کے ترجمہ کا کام پورا ہوا اس کی طباعت کے لیے نظر ثانی ضروری تھی لیکن میرے والد محترم اس قابل نہیں تھے کہ اسکی تصحیح کر سکیں اس مشکل کو بھی ... کرم فرما سجادہ نشین بارگاہ رضویہ عالیہ حیدرآباد دکن عالیجناب

حضرت خواجہ محمد اوحد المعروف ابو الدیان صحابی شاہ بیابانی رفاعی القادری۔

سید شاہ اسرار حسین رضوی المدنی دامت برکاتہم نے حل کیا۔ عالیجناب سید محمد تنویر الدین شاہ صاحب خدانمائی افتخاری پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی کی نشاندہی فرمائی بلکہ مجھے اپنے خانقاہ کے ایک خاص آدمی کے ساتھ روانہ کیا جن کی توجہ خاص کی بدولت ترجمہ نظر ثانی ہوسکا جناب سجادہ صاحب روضۂ رضویہ عالیہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ کلام بھی مکمل نہیں ہے چونکہ ان اشعار کو جو پڑھے نہ جا سکتے تھے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ کوشش اس بات کی کی گئی ہے کہ حضرتؒ کا کلام ممکنہ صحت کے ساتھ ان کے عاشقوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائے باوجود اس کے اگر کچھ فروگذاشتیں اور غلطیاں پائی جائیں تو اس کی ساری ذمہ داری ہم ناشرین پر ہوگی امید کہ قارئین ایسا کوئی تسامح اور کتابت وغیرہ کی غلطی پائیں تو ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے

آخر میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت اشاعت میں دامے درمے سخنے قدمے حصہ لیا اور ہماری ہمت افزائی کی خصوصاً عالیجناب سید شاہ تنویر الدین صاحب خدانمائی افتخاری استاذ شعبہ فارسی آرٹس کالج جامعہ عثمانیہ کا جن کے تعاون سے ترجمہ پر نظر ثانی کی جاسکی اور اعتماد کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے آخر میں اگر حضرت سید شاہ غلام سرور بیابانی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین بارگاہ سید شاہ افضل بیابانیؒ کا ذکر نہ کروں تو ناشکری ہوگی چونکہ حضرت موصوف کی تائید کو میں تائید غیبی سمجھتا ہوں پروردگار عالم ہمیں اپنی محبت اور عنایات سے ہر وقت سرفراز فرمائے۔

یہ تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ والد محترم سید خواجہ احمد اللہ حسینی صاحب ادام اللہ برکاتہم خدا ان کے سایہ کو ہمارے سر پر تادیر قائم رکھے چند ماہ پہلے حضرت نہایت علیل تھے اس شدید بیماری میں بھی ہمیشہ وہ یہ تذکرہ فرماتے رہے کہ حضرت کے کلام کا کیا ہوا کیا ہمارے سامنے چھپے گا یا ہمارے بعد چھاپو گے اللہ کا شکر ہے کہ وہ صحت یاب ہوگئے اور ان کی دیرینہ خواہش ان کے سامنے پوری ہوگئی اور حضرت سید شاہ

غلام افضل بیابانی قدس سرہٗ کا کلام معہ ترجمہ والد گرامی کی نظروں کے سامنے طباعت سے آراستہ ہوگیا۔ اس سے قبل آپ ہی کی توجہ اور جستجو کی وجہ سے حضرت سید شاہ افضل بیابانی رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کے جد امجد حضرت سید شاہ فاضل بیابانی رحمۃ اللہ علیہ (رباطی قاضی پیٹ) کی تالیف پنج گنج کا ترجمہ بھی شائع ہو سکا۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کی تعلیمات اردو داں طبقہ تک پہنچ سکیں

الحمد للہ علی ذالک

قارئین سے التماس ہے کہ دعائے خیر میں یاد رکھیں ۔

فقط

سید خواجہ خلیل اللہ حسینی
پرنسپال
گورنمنٹ جونیر کالج پڈاپلی ضلع کریم نگر

حضرت خواجہ عبدالوحید المعروف ابولبیان سبحانی شاہ بیابانی رفاعی القادری۔

# چند کلمات

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد

حضرت شاہ کلام افضل بیابانی قدس اللہ سرہ العزیز کا مجموعہ کلام جو آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کے بارے میں "کلام الملوک ملوک الکلام" کی طرح "کلام الافضل افضل الکلام" کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا "کلام الافضل" صوفیانہ شاعری کا ایک خوبصورت مرقع ہے اس کا بیشتر حصہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم منقبت حضورِ غوث پاک رضی اللہ عنہ پر مشتمل ہے علاوہ ازیں صوفیانہ غزلیات بھی اس میں شامل ہیں نعت، منقبت، اور غزلیات سب ہی فراق، ہجر یار، شوق دیدار، تمنائے لقائے دلدار کے جذبات نمایاں نظر آتے ہیں۔ ہر جگہ آہ و نالہ قاری کے قلب و جگر پر اپنے اثرات مسلسل مرتب کرتا ہے. خصوصاً وہ مقامات جو نعت رسول کے درمیان آئے ہیں قابل دید ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے بڑے بڑے لسان اور قادر الکلام شعراء بھی اس میدان میں عجز کا اعلان کرتے ہیں شاعر دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ و علامہ جامی علیہ الرحمۃ و رضوان سب ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے وقت اپنے آپ کو عاجز پایا ہے غالب نے بڑے ہی پتے کی بات کہی

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گزاشتیم — کاں ذات پاک مرتبہ داں محمد است

اے غالب! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء کو ہم خدا پر چھوڑتے ہیں اس لئے کہ سوا کوئی نہیں ہے حقیقت ذات گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا خدا ہی ہے چنانچہ حضرت افضل قدس سرہ بھی مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل میں بے اختیار

کہہ اٹھتے ہیں کہ :

"عقل حیراں است در تعریف و توصیف و ثنا"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی آرزو ان کے کلام میں ہر جگہ نظر آتی ہے بارگاہ الٰہی میں وہ یوں دعا کرتے ہیں

خواہم کہ بہ بینم رُخِ ماہ مدنی را
ایں آرزو بر آر خدایا دکنی را

اُنہیں جب فرقت اور دوری کا شدید احساس ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔

افضل کہ بجان آدرہ از فرقت دوری　　کس عرضہ دہد شاہِ حجازِ یمنی را

جب شوقِ دیدار حد سے بڑھ جاتا ہے تو دیدار کی تمنا کرتے ہیں :

ماہِ مدنی بے تو بجانی کا در سیدہ　　باشد کہ شبی روئے منور بنمائی

ساتھ ہی ساتھ دیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیئے حضرت اقدس سرہٗ کی جو بے تابی ہے وہ عالمِ بے سر و سامانی کا اظہار قابل دید ہے کہتے ہیں :

پر دیا لے عطا فرما دیارِ مصطفیٰ بینم　　خدایا عاجز افضل آورد از عذر سامانی

جب تھک ہار جاتے ہیں تو کہتے ہیں :

اے حبیب اللہ نگاہ لطف گر بائے کنی　　افضل خستہ رہد از آفت صبح و مسا

آپ کا زمانہ عالمی انقلابات کا زمانہ تھا ساری دنیا سیاسی اتھل پتھل توڑ جوڑ اور عالمی جنگیں ہو رہی تھیں اور ان سب سے بدتر سانحہ جو امت مسلمہ پر گزرا تھا خلافت اسلامیہ کا ٹوٹنا متبعین نصاریٰ و یہود یعنی آل سعود نے نصاریٰ و یہود سے سازباز کر کے عالمی سازش کے ذریعہ اسلامی خلافت کے نظام کو توڑ دیا حرمین شریفین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی بے حرمتی کی اور زائرین حرمین شریفین کو مشرک قرار دے کر بے دریغ قتل کیا۔ مدینہ طیبہ پر گولہ باری کی بالآخر حرمین شریفین پر غاصبانہ قبضہ کر لیا جو آج تک جاری ہے۔ اسی وقت دنیا بھر کے مسلمان حرمین شریفین کی حالت سے بہت پریشان تھے اُمت مسلمہ پر آئی ہوئی اس مصیبت کو دیکھ کر وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت پر کیا کیا گذر رہی ہے دیکھئے

بنگرچہ ہا براست مرحومہ می رود تا کے بہ سایۂ بنو از دھمائے تو

کبھی کہتے ہیں

اے بادِ صبا گوئی رسول عربی را | در سر بگیر فتنہ است چمن مطلبی را
بر امت مرحومہ چہ ہا می گذرد بین | للہ ترحم بکنی تشنہ لبی را

کہتے ہیں کہ مردود آل سعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا پاس نہیں رکھا اس سے بڑھ کر اور کیا بدبختی ہو سکتی ہے کہتے ہیں :-

صد حیف بصد جہد شکستہ خلافت | پروائے نہ کردند دران حکم نبی را

آخر میں یہ پیش گوئی کرتے ہیں

آخر ہمہ مخذول و منکوب بیاشند | افضل چو خدا یار بود من بنی را

موجودہ دور میں مسلمان اگرچیکہ ساری دنیا میں تمام مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہیں لیکن ذلیل و رسوا ہو گئے ہیں اُس کا آغاز وہیں سے ہوا جہاں سے خلافت ٹوٹی۔ حجاز مقدس کا نام بدل کر المملکۃ العربیۃ السعودیہ رکھا گیا

حضرت افضلؒ کے کلام میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بڑا خاص انداز ہے ان کے کلام کو دکن میں مقبولیت تامہ حاصل ہوئی۔ شاید ہی ایسی کوئی محفل سماع ہو جس میں بنگر بحالم یا غوث اعظمؒ نہ پڑھا جاتا ہو یہاں یہ تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ راقم الحروف نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی چند منقبتوں کا منظوم ترجمہ کر دیا ہے یہ فیض بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہی کا ہے بقیہ تمام جہاں ضروری سمجھا گیا تھوڑے بہت ردّ و بدل کے ساتھ برقرار رکھا گیا

کلام افضلؒ کے شاندار حصے وہی ہیں جہاں مدح غوث اعظمؓ آئی ہے

بعض بعض غزلیات غیر معمولی تغزل سے بھرپور ہیں۔ انہوں نے اپنے کلام میں ساغر، میخانہ خم، میکدہ، رُخِ زیبا، رُخِ رعنا، شمع رو، کفر و ایمان، جام، شراب، مئے انگوری پیر مغاں، سبھی اصطلاحات سے استفادہ کیا ہے۔ ایک مقام پر حضرت امیر خسروؒ کی نعت

نمی دانم کہ چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم

اور دوسرے مقام پر علامہ جامیؒ کی نعت :

گُل از رخت آموختہ نازک بدنی را

کے وزن پر نعتیں لکھی ہیں آپ کا کلام آپ کے زمانے ہی میں صوفیانہ حلقوں میں مقبول ہوگیا تھا قوال ہر مجلس سماع میں گاتے تھے وہ اپنے کلام کی مقبولیت کی وجہہ "نعت گوئی" کا ثمرہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں :

افضل چو سرِ نعت بہ درزید بگردید
در اہلِ سخن با شرف و عز و علائی

کلام افضلؒ جو آپ کے سامنے ہے اس میں قاری کو بعض مقامات پر الجھن ہوجاتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض مصرعے خارج اوزان ہیں یہ کلامِ افضلؒ کا تصور نہیں ہے بلکہ ان کے قلمی نسخوں کی عدم دستیابی کا نتیجہ ہے جیسا مل گیا ویسا چھاپ دیا گیا حضرتؒ کے افرادِ خاندان کے پاس سے کوئی قلمی نسخہ دستیاب ہوجاتا تو یہ کوتاہی بھی دور ہوجاتی جس کی وجہہ سے ترجمہ کرنے میں دشواری ہوئی ہے

آخر میں دعا ہے کہ خدا اس کام کو قبول فرمائے اور جناب سید خواجہ خلیل اللہ حسینی صاحب پرنسپل جونیر کالج پداپلی کریم نگر اے۔ پی۔ کے دینی و دنیاوی مقاصد کو پوری فرمائے اور جناب سید شاہ احمد اللہ حسینی صاحب مدظلہم کو تادیر سلامت رکھے

احقر العباد
سید محمد تنویر الدین خدا نمائی
استاذ فارسی آرٹس کالج جامعہ عثمانیہ
حیدرآباد۔

۱

یارب ہوائے جاناں در سر شد است مارا　　اسباب ننگ عالم گردید آشکارا

اے رب محبوب کی محبت ہمارے دل میں سما چکی ہے (تیرا شکر ہے) کہ دنیا کی بے ثباتی کا راز ہم پر کھل چکا ہے۔

کو تباں ربودہ ایماں صبر و طاقت　　صد فتنہ زائے گشتہ مردانِ پارسا

اس بے ثبات دنیا کے بتوں نے ایمان صبر اور طاقت کو اڑا لیا تھا ان کا حسن کیسے بڑے پارسا کیلئے سینکڑوں فتنوں کا سبب تھا

حال تباہ شیدا اندر بیاں نیامد　　جاں برلب است جاناں رحمے بکن گدارا

اے جاناں تیرے (شیدا) دیوانے کا حال ناقابلِ بیان ہے جان لبوں پر آ چکی ہے تو اپنے گدا کی اس حالت پر رحم فرما

کافر و شے نیائی رحمے نمی نمائی　　بدتر دل تو گشتہ آیا ز سنگِ خارا

کیا تیرا دل سنگ خارا سے بھی سخت ہو گیا ہے کہ میری اس حالت پر ذرہ برابر تجھے رحم نہیں آتا۔

دارم سرِ ارادت بر آستانہ تو　　تا جاں ز تن در آید بر دارمش یارا

میں نے (اس امید میں) تیرے آستانہ پر اپنے سر ارادت کو رکھا ہے کہ میری جان آسانی سے نکل جائے۔

آں پیرے فروشم دارد کلید قدرت　　تغیر گر بخواہد در دم کند قضا را

میرا مے فروش (محبوب) کلید قدرت رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو دم بھر میں تقدیر بدل دے

افضل چہ باشد آنکہ خوش بختیم بگردد

اے افضل وہ کیا ہی خوش نصیبی ہو گی

از فضل و مکرمت او آرد بیاد مارا

جبکہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں یاد کرے گا۔

## ٢

اے شہ بطحا و یثرب اے شہ ہر دو سرا | باعث کون و مکاں جان و دلم بر تو فدا

اے شہ بطحا و یثرب دونوں جہاں کے بادشاہ | باعث کون و مکاں جان و دل تم پر فدا

روح پاک تو نہ گنجد در زمین و آسماں | بالیقین ذات تو میدانیم ذات کبریا

اس زمین و آسمان میں آپ کی روح پاک سما نہیں سکتی | یقیناً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی ذات ذات الٰہ ہے

نور مطلق رویت حق اہل عرفاں گفتہ اند | عین ایمان دانمش ذات ترا ذات خدا

اہل عرفان نے آپ کے دیدار کو نور مطلق اور دیدار حق کہا ہے | میں آپکی ذات کو خدا کی ذات کا عین اور ایمان سمجھتا ہوں۔

وصف روو موئے تو والشمس واللیل آمدہ | یک تازہ لامکاں او ادنیٰ مقام تو دنیٰ

والشمس اور واللیل آپ کے چہرہ مبارک اور سر مبارک کی شان میں نازل ہوئیں آپ لامکاں کے شہسوار ہیں او ادنیٰ آپ کے ابتدائی مقام ہیں

ہر چہ می خوانیم تو از آں فزوں تر بودہ | عقل حیراں ست در تعریف و توصیف و ثنا

ہم آپکی شان میں جو کچھ کہیں آپ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ آپ کی ثنا و تعریف مدح و توصیف کرنے میں عقل کو حیرانی ہے۔

امتانت در مصائب سخت حیراں بودہ اند | یک نظر از روضۂ والا مدد کن از دعا

آپ کے امتی مصائب کی وجہ سے سخت حیران ہیں آپ روضہ والا سے ملاحظہ فرمائیے اور مدد کیجئے اور دعا کیجئے۔

در چمن زار عوالم از ہمہ بالا تری | اے گل تشبیہ از تنزیہ می آید نوا

اے تشبیہ کے پھول عالم تنزیہ سے یہ صدا آرہی ہے کہ آپ کی ذات کائنات عوالم سے بھی برتر ہے۔

اے حبیب اللہ نگاہ لطف گر بر ما کنی | افضل خستہ رہا از آفت صبح و مسا

اے اللہ کے حبیب اگر آپکی ایک نگاہ لطف و کرم ہو جائے تو افضل خستہ صبح و مسا کی آفتوں سے رہا ہو جائے گا۔

٣

اے طاق ابروے تو حریم نماز ما          زیبد بر آستانہ جبین نیاز ما

تیری ابرو ہماری نماز کا محراب ہے ہماری جبین نیاز اس آستانہ سے روشن ہے / اس آستانہ پر ہی جچتی ہے۔

جاں بر لب است بہر نگاہ ترحمے          قربان خوب روے تو بندہ نواز ما

جاں لبوں پر آگئی ہے ایک رحم کی نگاہ کیجیے کیوں کرلے بندہ پرور ہم آپ کے چہرہ کی ایک جھلک پر اپنی جان دینے والے ہیں

چوں آہ دکشیم شب ہجر از فراق          تا آسماں رسد سر سوز وگداز ما

ہجر کی راتیں فراق کی وجہ سے ہم جب بھی آہ کرتے ہیں ہماری سوز وگداز آسمان تک پہونچ جاتی ہے۔

در یاد اوست نالہ وزاری تمام شب          غافل ز حال خستہ دلاں بے نیاز ما

اے بے نیاز ہم خستہ دلوں کے حال سے کب تک بے توجہی رہے گی ساری رات اسی (تیری) کی یاد میں روتے روتے گذری ہے

بر تن نہ پارچہ و نشستن نہ بوریا          بنگر چہ ما خوشیم با این رخت و ساز ما

نہ جسم پر کپڑے ہیں نہ بیٹھنے کے لیے بوریہ ہے دیکھیے کہ اس ساز وسامان پر بھی ہم کتنے خوش ہیں۔

کردی جفا بسے و نہ کردی ترحمے          آیا ہمیں سزا بود اے دلنواز ما

بہت ہی جفا کی تو نے ہمارے حال پر کبھی ترس نہیں کھایا اے ہمارے دلنواز کیا اس کی یہی سزا ہے۔

افضل مصائبیکہ رسید بہ اہل دین

اے افضل جو مشکلات اہل دین کو پہنچ رہے ہیں۔

آگاہش تمام بہ شاہ حجاز ما

ہمارے شاہ حجاز اس سے خوب آگاہ ہیں۔

۴

بر درِ تست ولا نعرۂ مستانہ ما　　تا غبارے برود از دلِ دیوانہ ما

ہم تیرے دروازے پر مستی بھرے نعرے اس لئے لگا رہے ہیں کہ ہم دیوانوں کے دل کا غبار نکل جائے۔

روئے روشن بنما ماہ جبینم بارے　　صحنِ فردوس شود تا شبِ کاشانہ ما

اپنا روشن چہرہ اور چاند جیسی پیشانی کبھی تو دکھلا　　تاکہ ہمارا گھر رات کی تاریکی میں بھی صحنِ فردوس بن جائے

پشت پا را بہ سرِ ملک دو عالم بزدیم　　آفریدہ بدہ برایں ہمت مردانہ ما

خالق پیدا کرنے والے نے ہم کو ایسی ہمت مردانہ عطا کی ہے کہ ہم نے دو عالم کو بھی اپنے پیروں تلے رکھ دیا ہے۔

غیرِ یاد تو ندارد دلِ شیدا کارے　　جز ولائے تو نہ سرمایہ در خانہ ما

تیرے دل شیدا کو یاد کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے　　تیری محبت کے سوا ہمارے اس گھر میں کسی اور کی گنجائش نہیں

شمع رو تاب نیا ورد دلِ مہجور ترا　　یکدمے آ و ببیں سوزشِ پروانہ ما

اے روشن چہرہ والے دل مہجور کو اب فراق کی تاب نہیں اس پروانے کی سوزش کو دیکھنے کیلئے ہی سہی ایک لمحہ کیلئے تو آجا

حرزِ جاں نام ترا افضلِ خستہ دارد

افضل خستہ کیلئے تیرا نام زندگی کی ضمانت ہے

مشمار آنکہ کسے ہست زبیگانہ ما

اس کو ایسا نہ سمجھ کر کوئی بیگانہ ہے۔

(۵)

بر و کشیده شاہد رعنا نقاب را　　خواہم بہ آہ تیرہ کنم آفتاب را

چہرہ پر اپنے شاہد رعنا کے ہے نقاب　چاہوں تو ایک آہ میں کالا ہو آفتاب

نور خدا ز چشم زمانہ نہاں بگشت　　صد حسرتا اگر نہ دریدم حجاب را

نور خدا زمانہ کی آنکھوں سے چھپ گیا افسوس گر نہ دور کروں اس کا میں حجاب

یارب چہ بود ما در گیتی نہ زادمے　　یا در نہادمے نہ سرائے خراب را

اے رب اگر ہم اس دنیا میں پیدا نہ ہوتے اس سرائے خراب میں قدم بھی نہ رکھتے۔

بغداد و یثرب است دو درگاہ ہر ما　　باید خبر دہید ازیں شیخ و شاب را

ہر پیر و جوان کو یہ خبر کر دو کہ بغداد اور یثرب ہماری دو بارگاہیں ہیں۔

افضل دو سرور آمدہ مہر و مہ کمال　　نور قدم گزیدہ یا بہ دو فرہاب را

افضل دو سرور اُن ہی بارگاہوں کے فیض یافتہ ہیں گویا دو چاند ہیں جس سے ہر آنے اور جانے والا اکتساب نور کرتا ہے

مفتوح باب فیض بود افضل مدام

اے افضل اُن کے فیض کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہوا ہے

برکش ز دل ہوائے جہان سراب را

دنیا کی خواہشات اور سراب کی محبت اپنے دل سے نکال دے۔

## ۹

در هوائے جام سرشاریم ما     در طریق زهد بیزاریم ما

ہم جام محبت کے خیال ہی سے مست ہیں۔ زاہد صاحب کی خشک زہدی ہماری بیزاری کا باعث ہے۔

زاهدا باید ترا حور و قصور     در پئے روئے گرفتاریم ما

زاہد تو تو حور و قصور کا طالب ہے۔ لیکن ہم تو مالک حور و قصور کے دیدار کے طالب ہیں

در خیال لاله و نرگس و سرو     ما بخود بالیم و گلزاریم ما

ہمیں اس پر ناز ہے کہ لالہ نرگس و سرو کا خیال کرتے کرتے ہم خود گلزار بن گئے۔

ناصحا باشد بما بے سود پند     از سرشت خویشتن ناچاریم ما

اے ناصح چونکہ ہم اپنی طبیعت سے مجبور ہیں اس لئے تیری نصیحت کرنا ہمارے لیے بیکار ہے۔

بر شکسته حال ما زاهد مخند     مستحق فضل غفاریم ما

(چونکہ) ہم خدائے غفار کے فضل کے مستحق ہیں اسلئے اے زاہد ہماری شکستہ حالی پر مت ہنس

افضلا اندر ره معنی ببیں

اے افضل تو الفاظ سے گذر کر معنی کی حقیقت تک پہنچ جا

در حقیقت بحر زخاریم ما

کیوں کہ حقیقت میں ہم بحر زخار ہیں۔

(۷)

کجائی ترک جانانم بفرما — فدا بر تو دل و جانم بفرما

اے محبوب اے جانِ جاں تم کہاں ہو چلے آؤ — تم پر میری جان و دل ہر دو فدا ہے چلے آؤ۔

گل خوبی دمے بنگر خدارا — تر و تازہ گلستانم بفرما

اے خوبصورت پھول (محبوب) خدا کیلئے لمحہ بھر کیلئے آ کر میرے گلستان کو تر و تازہ کر دے۔

بیا اے شیخ جام از دور بادہ — علاج درد عصیانم بفرما

اے شیخ جام کو گردش میں لا کر — میرے عصیاں کا علاج کیجئے۔

بیاید شمع رو در کلبۂ ما — مدد اے شوق قربانم بفرما

میری کٹیا میں وہ شمع رخ تشریف لاتا ہے ذرا شوق جنوں قربان ہونے میں مدد فرما۔

نہم سر بر در میخانہ ساقی — خدارا تازہ ایمانم بفرما

در میخانہ ساقی پر میں اپنا سر رکھتا ہوں خدارا میرے ایمان کو جلا دینا۔

بگالا تاب ہجر افضل ندارد

ہجر کے صدموں کی افضل تاب لا سکتا نہیں

وفائے عہد و پیمانم بفرما

عہد و پیماں کو پورا فرما۔

## ۸

بپاشد نورِ یزداں سرورا — طلوعِ صبحِ ایقاں سرورا

پرتوِ نورِ یزداں ہمارا سرور ہے — طلوعِ صبحِ ایقان ہمارا سرور ہے

خیالِ روئے تو در دل چو آرم — بگردد تازہ ایماں سرورا

خیالِ چہرۂ دلدار دل میں لاتے ہیں۔ — اے سرور ہمارا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

دریں ظرفِ زماں بے مثل ہستی — فدا بر تو دل و جاں سرورا

اس زمانے میں آپ بے مثال ہیں — اے سرور آپ پر ہمارے دل و جان فدا ہوں۔

گدائے خویش را از در مرانی — تو آقای و سلطاں سرورا

اے سرور آپ ہمارے آقا اور سلطان ہیں — اپنے در سے اپنے اس فقیر کو نہ ہٹائیے۔

یقیں افضل بداں لاریب فیہ

افضل کو اس کا یقین ہے اور اس میں کوئی شک نہیں

بحق ہست عمّاں سرورا

حقیقت میں ہمارے سرور گہرِ سمندر ہیں

۹

تاجِ شاہی تو زیبد بر سرِ بالایت — در ارض و سما جاری احکام برایایت

تاج شاہی آپ کے سر پر زیب دیتا ہے۔ زمین و آسمان میں آپ کا حکم چلتا ہے۔

حور و ملک و غلماں شیدائے در و بامت — اقطاب زماں قرباں بر نرگس شہلایت

تمام حور و ملک و غلماں آپ کے در و بام پر قربان ہیں — زمانے کے اقطاب آپ کی نرگسی آنکھوں پر قربان ہیں

حبت کہ کسے دارد اندر دل خود پنہاں — از بہر نجات او کافیست تولایت

جو شخص آپ کی محبت کو اپنے دل میں رکھتا ہے تو آپ کی یہ محبت اس کی نجات کے لیے کافی ہے۔

از نار سقر ایمن باشد نہ چرا شاہا — آنکس کہ نظر کردہ بر چہرۂ زیبایت

جس کو بھی آپ کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ اے شاہا! وہ دوزخ کی آگ سے کیوں نہ محفوظ ہو جائے

افضل بہ ہوائے تو عمریست بسر کردہ

افضل کی ایک عمر آپ کی محبت میں بسر ہو گئی

باشد کہ رسد او را فیض در والایت

اس امید پر آپ کے در کا فیض اس کو بھی مل جائے۔

## ۱۰

ثابت قدم بمانم در وقت امتحانت   گر صد بلا به افتد نگزارم آستانت

امتحان کے وقت بھی میں ثابت رہوں گا   اگر سو بلائیں بھی آئیں تو میں آپ کا آستانہ نہیں چھوڑوں گا۔

جانم بلب رسیده از صدمه های هجران   تا کے جفا نمائی بر جان عاشقانت

ہجر کے صدموں سے جان لبوں پر آ گئی ہے۔   اپنے عاشقوں کی جان پر کب تک جفا کرو گے۔

ما روئے سوئے کعبه چوں آوریم فرما   چوں سجده گاه جانم شد طاق ابروانت

جبکہ تیری طاق ابرو عاشقوں کی سجدہ گاہ ہیں   ہم کس طرح اپنے چہرہ کو کعبہ کی طرف کریں۔

باد صبا که باشد دو چار گشتی از گل   جانم بگشت زنده از نفحۂ دہانت

باد صباء کے جھونکوں سے جس طرح پھول کھلتے ہیں   ویسے ہی آپ کی ایک پھونک سے میری روح میں تازگی پیدا ہوتی

غارتگر دل و جاں مجروح شد ہزاراں   بنگر چه ہا پریشاں از تیر و از کمانت

تیری نظر کے تیر و کمان سے کتنے ہزاروں دل اور کتنی جانیں غارت مجروح اور پریشان ہوئی ہیں ذرا دیکھ تو لے۔

اے شہسوار خوبی تسخیر جاں نمودی   فتح فضائے معنی از جنبش عنایت

اے شہسوار تو نے ہماری جانوں کو مسخر کر لیا ہے تیری ایک ادنیٰ جنبش سے ابواب معنیٰ کھل جاتے ہیں۔

وصف صفات گویم یا نور ذات خوانم   تغییر کم نگشته در مدح از میانت

تجھے اس کی صفات کا مظہر کہوں یا نور ذات کا مظہر ہر دو صورت میں تیری تعریف میں کچھ زیادہ فرق نہیں

تو باعث وجودی تو جلوۂ شهودی ‏ — تو علت وجودی دانیم از زبانت

تم وجود کا باعث اور شہود کا جلوہ ہے — تیری زبان کو ہم علت وجودی سمجھتے ہیں۔

محبت بتاں گزیدم آفاق ہا بگشتم — چیزے دیگر تو بودی باشد قسم بجانت

میں نے جہانوں کی سیر کی محبت سے دل لگایا — لیکن تمہاری جان کی قسم تم کچھ اور ہی چیز ہو

اندر جہاں ہزاراں خوباں بوند لیکن — اے شاہ حجازی کو مثل در جہانت

ویسے تو دنیا میں ہزاروں حسین ہے لیکن — اے شاہ حجازی آپ کا مثل کوئی نہیں

آں روئے خوب داری از بہر دیدن تو — در خواستہ خداوند از خود بر آسمانت

آپ وہ حسین ہیں جن کو دیکھنے کے لیے — خود خدائے تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر بلایا

یابد فراغ افضل از فکر دین و دنیا

اگر آپ خدا کے لیے مہربانی کی ایک نظر ڈال دیں

بہر خدا نگاہے از نظر مہربانت

تو افضل دین و دنیا کی ہر فکر سے آزاد ہو جائے گا۔

حضرت خواجہ عبد الوحید المعروف ابو لبیان سبحانی شاہ بیابانی رفاعی القادری۔

(۱۴)

ترا کہ جلوہ گر سرّ اینما کردند — فضائے غیب ہویت ز تو بپا کردند

آپ کو اینما کے راز کا جلوہ گر بنایا — اللہ تعالیٰ کے غیب کی ہویت کا اظہار آپکا وجود ہوا۔

توی کہ عالم تشبیہ پیکر تو شدہ — توی نظیر تو ممنوع مدعا کردند

آپکا وجود خود اپنی آپ مثال ہے۔ — آپ اپنی خود نظیر ہیں آپکا کوئی مثل نہیں۔

حقیقت تو فزون است از قیاس و گماں — عجیب عربدہ در فہم با صفا کردند

آپ کی حقیقت ہر قیاس اور گمان سے برتر ہے — اہل صفا نے اس ضمن میں خوب نکات نکالے ہیں۔

اگر بوصف تو انسان بخوانم اے یکتا — خدا گواہ ز نصِّ جلی ابا کردند

(اے بے نظیر) اگر میں آپ کو انسان کہوں — خدا گواہ ہے کہ وہ نصِّ جلی سے انکار ہے۔

توی کہ سر وجودی وجود از تو شدہ — مقرر است بداں شاہ دوسرا کردند

دونوں عالم کا وجود آپ ہی کے وجود سے ہے — اور آپ کی ذات خود وجود باری کا راز ہے۔

بشش جہات توی باز یک جہت داری — محققانہ بدیں رمز اینما کردند

اس راز کو محققین نے رمز اینما کہا ہے — کہ شش جہات میں کسی بھی جہت سے آپکا جلوہ نظر آتا ہے

غرض کہ آیۂ قل یا عبادی منصب تست — ز ابتدائے خبر تو بہ انتہا کردند

الغرض قل یا عبادی کی آیت سے — آپ کا منصب و مقام معلوم ہوتا ہے

ولی دعاست ز افضل بہ شاہ عثمانم — ہزار شکر ترا سایہ خدا کردند

شاہ عثمان علی کیلئے افضل کی دلی دعائیں ہیں — خدا کا شکر ہے کہ اس نے تجھے اپنا سایہ بنایا

١٢

چہ کنم کہ آہ و نالہ بہ دلش اثر ندارد — بہ ہوائے یار مُردم مگر او خبر ندارد

کیا کروں میری آہ و نالہ کا اثر اس کے دل پر نہیں ہوتا ہے — میں نے اپنے یار کی محبت میں جان دیدی لیکن اسکو اسکی پروا نہیں

بہ ہوائے سرو قامت بشدم تباہ حالم — چہ کنم چہ چارہ سازم ز وفا ثمر ندارد

میں قد سرو کے یار کی محبت میں تباہ ہو گیا۔ — لیکن کیا کروں میری وفا کا کوئی پھل نظر نہیں آتا۔

سر شوق بود بلبل خبرے دہد بہ گل رو — عجبے بود صبا را بدرش گذر ندارد

پھول کو کون اطلاع کرے کہ بلبل اس کا عاشق ہے — لیکن مشکل اس بات کی ہے کہ صبا کا اس طرف گذر نہیں ہے

مہ رخ با صفائے او را چہ مناسبت بہ دیگر — بخدا کہ در ملاحت اثرے قمر ندارد

اس کے خوبصورت چہرے کو دوسروں سے کیا نسبت — خدا کی قسم اس کے چہرے جیسی ملاحت چاند میں بھی نہیں

بہ ادائے ناز جاناں دل و دیں ربود افضل

افضل کے دل و جان کو اس محبوب کی اداؤں نے اُچک لیا

بہ ضبط چوں بیارد کہ کسے جگر ندارد

جس کو جگر ہی نہ ہو وہ اپنے آپ کو کیسے تھام سکتا ہے۔

## ۱۳

**از ازل داریم اندر سر ہوائے دستگیر**    **تا ابد باشیم در شوقِ لقائے دستگیر**

بس ازل سے جو سمائی ہے ہوائے دستگیر    تا ابد باقی رہے شوق لقائے دستگیر

**بارگاہش را ببیں کروبیاں از راہ فخر**    **می شدند بے حاضر دولت سرائے دستگیر**

رات دن جس بارگاہ پہ ہے ملائک کا نزول    بے گماں ہے وہ درِ دولت سرائے دستگیر

**در قدر دارد تصرف بر قضا حکمش رواں**    **برتر از ادراک را بود ست جائے دستگیر**

قدر پر بھی ہے تصرف اور قضا پر حکم ہے    عقل سے ادراک سے برتر ہے جائے دستگیر

**لا تقیسونی بفرمود اذنِ مطلق کار او**    **غوث اعظم نیست در دنیا ورائے دستگیر**

لا تقیسونی سے فرمایا اجازت عام دی    غوث اعظم ہے نہیں کوئی سوائے دستگیر

**فخر باشد پاکبازانِ جہاں را بالعموم**    **گردن طاعت نہادند زیر پائے دستگیر**

پاکبازانِ جہاں کو فخر ہے یہ بالعموم    گردن طاعت جھکائی زیر پائے دستگیر

**مخدعِ عالی مقامش غیر او کے رسد**    **در فضائے لامکاں بود ست جائے دستگیر**

مخدعِ عالی مقامی اُن کے سوا کس کو ملا    ہے فضائے لامکاں دیکھو تو جائے دستگیر

**طرفہ جبریل گویاں خضر دربان رہش**    **بردہ والا ملائک جبہ سائے دستگیر**

خضر اور جبریل ہیں رستہ بتانے کو وہاں    ہیں ملائک بھی جہاں پر جبہ سائے دستگیر

**تا قیامت صبح دم یک فیض باشد پائیدار**    **افضلا می باش تو ہر دم فدائے دستگیر**

تا قیامت صبح دم ہے فیض اُن کا پائیدار    تم ہمیشہ ہی رہو افضل فدائے دستگیر

۱۴

ذات عقدمنت خدایا غوث اعظم دستگیر — ذات تو لاریب فخر اولیا پیراں پیر
آپ ہیں جیت خدایا غوث اعظم دستگیر — آپ ہیں لاریب فخر اولیا، پیراں پیر

عالم ہست دیوان حکومت گاہ تو — از ثریا تا ثریٰ در بند فرمانت اسیر
عالم ہمہ حکومت گھر ہے غوث پاک کا — از ثریا تا ثریٰ فرمان کے ہیں سب اسیر

قدرت حق بھی ز شجاعت کلک گوہر بار تو — اے کہ براحیا رمیت بودہ قادر قدیر
قدرت حق کی تجلی غوث اعظم کی زباں — آپ کو احیائے میت پر ہے قدرت دستگیر

قادرا قدرت تو داری در دو جان افضلت
جان پر افضل کی قادر تجھ کو ہے کل اختیار

وارہاں از این و آنم اے شہ روشن ضمیر
غم سے مجھ کو دو جہاں کے تو چھڑا روشن ضمیر

۱۵

ہست ایں دنیاے فانی چند روز　　　سیر باغ زندگانی چند روز

یہ دنیائے فانی کتنے دن کی ہے　　　زندگی کے باغ کی سیر کتنے دن کی ہے۔

صد ہزاراں شاہ در دنیا شدند　　　خسروی تاج کیانی چند روز

لاکھوں بادشاہ دنیا میں گذرے　　　خسروا در کیانی کا تاج کتنے دن رہا

غافلا قدر متاع عمر کن　　　تو دریں بازار فانی چند روز

اے غافل متاع زندگی کی قدر کر　　　اس بازار فانی میں کتنے دن رہنے والا ہے

زود کارے کن کہ یار ضیش کنی　　　کودکی پیری جوانی چند روز۔

تو اپنے کام کو تیزی سے کر تاکہ تو اُسے راضی کرلے بچپن جوانی بڑھاپا کتنے دن رہنے والا ہے

در پے ہجر بتانِ بے وفا　　　پس عبث درد نہاں چند روز

بے وفا معشوقوں کے ہجر میں کب تک تڑپو گے　　　لہٰذا بے کار کا درد نہاں کب تک

بند در دم افضلا جام حیات

اے افضل! میں اسیر درد ہوں -

با تنِ خاکی روانی چند روز

اِس خاکی جسم میں جان کب تک رہے گی۔

(۱۶)

بدل است مرا سر ہوائے افضل — بجان گشتم فدائے افضل

افضل کی محبت سر میں سمائی ہوئی ہے — بجا جان سے افضل پر فدا ہوں۔

بہ چشم ابر ندارد بہ پیرم — بخاطر من لقائے افضل

زندگی چاہتی ہے تشنہ دہن ہی مر جاؤں — میرے دل میں افضل کی ملاقات کی تمنا رہیگی

بگشت چون مہر در زمانہ — ادا نہ باشد ثنائے افضل

جب تک کہ زمانے میں سورج باقی ہے — افضل کی تعریف ہوتی رہے تو بھی مکمل نہ ہو سکے گی

گلیم ہمہ درویش کرد این جا — ولیک بر عرش جائے افضل

یہاں پر اس نے کندھے پر کملی ڈالے ہے — لیکن افضل کا مقام عرش پر ہے۔

بہ تخت شاہی اگر دہند رش — غرض ندارد گدائے افضل

اگر تخت شاہی بھی دیدیا جائے — تو افضل کے در کا گدا اس سے غرض نہ رکھے گا۔

بہ دشت پُر نور کم بباشد — چون گنبد پُر ضیائے افضل

افضل کی بارگاہ کی مانند — اس دنیا میں بہت ہی کم پُر نور روشن گنبد ہیں

بود فیض اتم میدان — کہ خواجہ خوش ادائے افضل

تم جان لو کہ ان کا فیض کامل ہے — کیونکہ افضل کی ہر ادا سے اُن کا مالک خوش ہے

غلام افضل چہ سان کشد سر — شود میسر چو پائے افضل

جب افضل کا پائے مبارک میسر ہو جائے — تو غلام افضل اپنا سر اس سے کیسے ہٹا سکتا ہے۔

۱۷

بنگر بحالم یا غوث الاعظم شیخ العوالم یا غوث الاعظم
یا غوث اعظم میرا حال ملاحظہ فرمائیے آپ تمام عالموں (جہانوں) کے شیخ ہیں

تو محیٔ دینی ممتاز کونی احمد گمانم یا غوث الاعظم
آپ غوث اعظم دین کو زندہ کرنے والے ہیں اور ساری دنیا میں ممتاز ہیں آپ کو دیکھنے سے حضور احمد مجتبیٰ وسلم کا گمان ہوتا ہے

قدرت تو داری بر جملہ عالم فرمان روانم یا غوث الاعظم
سارے عالم پر یا غوث اعظم آپ قدرت رکھتے ہیں۔ آپ ہمارے فرمانروا (بادشاہ) ہیں۔

یا شاہ جیلان للہ شیئاً ہست ایں سوالم یا غوث الاعظم
یا غوث اعظم بادشاہ جیلان میرا یہی سوال ہے کہ اللہ کیلئے کچھ عطا کیجئے۔

اے شیخ کل ورد صبح و مسائم یا غوث الاعظم یا غوث الاعظم
اے شیخ کل میرا صبح و شام یہی وظیفہ ہے یا غوث اعظم یا غوث اعظم

وجودک تلت وجودی کجدی فنا گشتہ اعظم یا غوث الاعظم
آپ نے اپنے وجود کے بارے میں فرمایا میرا وجود میرے جد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی طرح ہے

نظرِ ترحم بر حالِ افضل
افضل کے حال پر رحم کی نظر فرمائیے

قربانِ دائم یا غوث الاعظم
یا غوث اعظم میں ہر وقت آپ پر قربان ہوں

۱۸

شہنشاہ ولایت غوث اعظم — عدیم المثل سطوت غوث اعظم

غوث اعظم شہنشاہ ولایت ہیں — اور اُن کی شان بے نظیر ہے

بہ فیضان او در عالم امر — محمدؐ در حقیقت غوث اعظم

عالم امر میں بھی آپ کا فیضان جاری ہے — محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقت میں سب کے پرورش کرنے والے ہیں

چوں در میخانہ وحدت بہ بینی — ضیائے دین و ملت غوث اعظم

جب وحدت کے میخانہ میں تو دیکھے — تو غوث اعظم دین و مِلّت کی ضیاء ہوں گے

رقاب اولیاء زیر قدومش — بہ خوباں سرو قامت غوث اعظم

تمام اولیاء کی گردنیں آپ کے قدموں کے نیچے رہیں — آپ تمام اولیاء میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ والے ہیں

حکمراں قضاء مخدع نشیمن — قوی بازوے قدرت غوث اعظم

غوث اعظم قدرت کے قوی بازو کا نام ہے — جو مقام مخدع سے قضا پر بھی حکمرانی کرتا ہے

نگاہ لطف بر افضل بفرما

اے غوث اعظم افضل پر لطف و کرم کی نظر فرمائیے۔

کہ باشد از سگانت غوث اعظم

کہ وہ آپ کے گھر کا پروردہ ہے۔

(۱۹)

ہوائے ساغر و میخانہ دارم ——— زکعبہ رو سوئے بت خانہ دارم
ساغر و میخانہ کی خواہش ہے مجھ کو ——— اس لیے کعبہ سے بتوں کی طرف متوجہ ہوں

بدارم عشق آں زیبا نگاہے ——— در عالم پیش او بیگانہ دارم
مجھے اس نگاہ ناز سے عشق ہے۔ ——— جس کے سامنے مجھے دونوں عالم بیگانے لگتے ہیں

دمادم ساقیا بدل و عطا کن ——— خمت پر جوش و من پیمانہ دارم
اے ساقی دم بدم دیتا چلا جا۔ ——— میرے ہاتھوں میں پیمانہ ہے اور تیرا خم جوش پر ہے

رخ زیبا نما ما را خدا را ——— بہ نذر تو دل دیوانہ دارم
خدا کے واسطے اپنا رخ زیبا دکھا دے ——— کہ یہ میرا دیوانہ دل تیری نذر ہے

خدا را شمع رو بر من گزر کن ——— فدا بر تو دل پروانہ دارم
میرا دل پروانہ تجھ پر فدا ہے اس لیے اے شمع رو میری طرف چلا آ۔

بیا افضل بکار خویشتن باش
میری دوستی ہمیشہ سے باوفا رہی ہے۔

کہ دائم با وفا یارانہ دارم
اے افضل تم اپنے کام میں مشغول رہو۔

از فضل عجب مدار کہ از بارگاہ او

اے افضل! انکی بارگاہ سے عجب نہیں کہ

از فضل و مکرمت برسد مدعائے تو

وہ اپنے فضل و کرم سے تمہیں اپنے مدعا تک پہنچا دیں

(۲۱)

خدارا ساغرے پیر مغانم     بیامد تا لبم فرسودہ جانم
اے پیر مغاں خدا کے واسطے ایک جام پلادے     کیونکہ اب میری کمزور جان لبوں پر آچکی ہے

رخ روشن نما بارے خدارا     برحق، ہجر تا کے زار مانم
خدا کے واسطے ایک بار تو اپنا روشن چہرہ دکھلا     کب تک میں جدائی میں روتا رہوں گا۔

شبم بگذشت در اختر شماری     بپرس از شمع کنج ابیانم
رات اختر شماری میں گذر گئی     میری کٹیا میں جلنے والے شمع سے میرا حال دریافت

ز آہ و نالہ و فریاد و شیون     بہ ہجر تو مہیا کاروانم
تیرے ہجر میں آہ، نالہ، فریاد اور ماتم کا میں نے کارواں تیار کیا ہے۔

گرفتم نام زلف مشکفامے     معطر شد ازاں کام ودہانم
میں نے (جیسے تیری) مشک کی خوشبودار زلفوں کا نام لیا ہے اس لئے (اس طرح) میرا منہ اور چہرہ معطر ہو گیا ہے۔

نہم سر بر در میخانہ ساقی     بغیر ایں دگر کارے نہ دانم
ساقی کے مے خانے کے دروازے پر میں اپنا سر رکھتا ہوں اسکے سوا میں اور کوئی کام نہیں جانتا۔

ز میدان ولا رویم نتابد     سمند نفس گرچہ زیر رانم
محبت کے میدان میں منہ نہیں موڑتا     میرے نفس کا گھوڑا میرے تابع ہے۔

اندہ کامل فزوں تر ز روئے رخشان شما — یاد رب العالمین بردم نگہبان شما

آپ کا درخشاں چہرہ مہ کامل سے بڑھ کر ہے — اللہ کی یاد آپ کی نگہبان ہے۔

سربلند گردان لسازم یا کہ دل با نذر نظر — از دل و جاں میکنم تعمیل فرمان شما

مجھے اعلیٰ مقام عطا فرما کر اپنے دل کو آپ کے نظر کے لیے نذر کرتا ہوں اور اپنے جان و دل سے آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔

آبلہ پا وادی پرخار راہ گم گشتہ کار — یاد فرما خضر ما سازم چہ قربان شما

پاؤں میں چھالے ہیں اس وادی کا کانٹوں سے بھری ہوئی کا راستہ بھولا ہوں اے ہمارے خضر آپ ہمیں یاد رکھیے ہم آپ پر کیا قربان کریں۔

بار ہجر کوہ غم صحرائے وحشت نقد دست — ایں ہمہ بذل و عطا آمد از احسان شما

جدائی کا بار غم کا پہاڑ اور وحشت کا جنگل یہ آپ کی دین ہے یہ ساری بخشش و عطا آپ کی طرف سے احسان ہے

افضل شیدا نتابد رو گر افتد صد بلا

افضل شیدا پر اگر سو بلائیں بھی آئیں تو آپ سے منہ نہ موڑے گا۔

چونکہ از روز ازل شد از ثنا خوان شما

اس لئے کہ وہ ازل سے ہی آپ کا ثنا خوان ہے۔

۲۲

# اُس شب میں جہاں تھا

عجب ماہے بمنزل بود شب جائیکہ من بودم     فدائے تقدسش دل بود شب جائیکہ من بودم

اُس منزل میں عجیب چاند تھا۔ اُس شب     میرا دل اُس کے تقدس پر قربان تھا۔

تعالی اللہ بہ تیغ ناز کردہ گرم بازاری     ہزاراں رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

بخدا اپنے ناز کی تلوار سے اُس نے محفل کو گرما دیا تھا ہزاروں بسمل تڑپ رہے تھے۔

بخوبان جہاں یارا چہ باشد ازمہِ کامل     درآنجا شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

دنیا کے حسینوں کو اُس ماہ کامل سے کیا نسبت جو اُس محفل کی شمع بنا ہوا تھا۔

بوسیدم کف پائش بخواب ناز او بودہ     حیا در راہ حائل بود شب جائیکہ من بودم

جب وہ محو خواب ناز تھا میں نے اس کے پیر کا بوسہ لے لیا تاکہ اس راہ میں ادب کا پاس رہے۔

سرم از تن جدا کردہ نہ دادہ خوں بہائے آں     بہا در دستِ قاتل بود شب جائیکہ من بودم

میرے سر کو جسم سے علیحدہ کر دیا لیکن خون بہا نہیں دیا۔ خون بہا قاتل کے ہاتھ ہی میں تھا۔

نشد انجام یکسوئی نازِ او نیاز من     عجب سرّ مقابل بود شب جائیکہ من بودم

اس کے ناز اور میرے نیاز کے درمیان ایک راز پوشیدہ ہے     اِس لیے کہ نہ اس کا ناز ختم ہونے والا ہے اور نہ میری نیاز

کشیدم تا سحر اورا باغوشم و در گردن     دو دست من حمائل بود شب جائیکہ من بودم

میں نے سحر تک اُسکو اپنا بنا لیا اور اُس کی گردن میں     دونوں ہاتھ حمائل بنے ہوئے تھے۔

رقیب روسیہ فرصت نداد از عرضِ حالِ فضل     دلم بر شرح مائل بود شب جائیکہ من بودم

رقیب روسیہ نے مجھے عرض حال کا موقع نہیں دیا     ورنہ میرا دل تفصیل بیان کرنے پر مائل تھا۔

۲۲

طاقِ ابروئے کسے را سجدہ گاہے ساختم　　بہر طاعات و عبادت دیں پناہے ساختم

میں نے کسی کی ابرو کی طاق کو طاعت و عبادت کیلئے سجدہ گاہ اور دین کی پناہ گاہ بنا لیا ہے۔

عارضِ زیبا اساسِ دین و ایمانم بود　　مامنِ کونین خود جادو نگاہے ساختم

اُس کے خوبصورت رخسار میرے دین و دنیا کی بنیاد ہیں　　میں نے اسکی جادو نگاہی کو کونین میں جائے پناہ بنالیا ہے

من لباسِ بے لباسی بر قدِ خود دوختم　　بوریائے کہنہ را تاج و کلاہے ساختم

میں نے اپنے جسم پہ بے لباسی کے لباس کو پہن لیا ہے　　اور پُرانے بوریے کو اپنی تاج و کلاہ بنالیا ہے

سربلندی دو عالم آورد درگاہِ پیر　　التزامِ عتبہ اش را عز و جاہے ساختم

شیخ کی بارگاہ (میرے لئے) دونوں عالم کی سربلندی کا سبب ہے اِن کی چوکھٹ کا التزام ہی میری عز و جاہ ہے

ایں یقیں دانم کہ از فضلت نباشی بے خبر

مجھے اِس کا یقین ہے کہ آپ فضل سے بے خبر نہیں ہیں

می رسی در نیم شب از دل چو آہے ساختم

جب میں دل سے پکارتا ہوں تو وہ آدھی رات کو پہنچ جاتے ہیں

۲۴

صبا بر منزل جاناں گذر کن | زحال خستہ جانِ ما خبر کن

اے صبا تو محبوب کے پاس جا اور | ہم خستہ حالوں کے حال کی اُن کو خبر کر

بگو بہر خدا رحمے بفرما | زروے مکرمت بر ما نظر کن

اور یہ کہہ کہ خدا کے واسطے ہم پر رحم فرما | اور اپنی مہربانی سے ہم پر نظر کر۔

شہنشاہ دو عالم کن نگاہے | با آمالِ دلِ من بارآور کن

اے شہنشاہِ دو عالم ایک نظر فرما اور | میرے دلی آرزوں کو بار آور فرما

صبا گر نے توانی کرد ایں کار | خدارا از کرم کار دگر کن

اے صبا تو اگر یہ کام نہ کر سکے تو خدا کے واسطے کوئی دوسرا کام کر

بگو افضل رسیدہ بر در تو

کہہ دے کہ افضل تیرے در پر پہنچ چکا ہے

زلطف خویش بر وے یک نظر کن

اپنی مہربانی سے اس پر ایک نظر فرما۔

نیامد در دم آخر بیامد بر سر قبرم	بگویید از آید طرف احسانے کہ من دارم

دم آخر نہ آئے اور قبر پر تشریف لے آئے یہ احسان جو مجھ پر ہے کس زبان سے شکر ادا کیا جا سکتا ہے

بیارا مجلس مے را کباب تازہ می آرم	بغرط ذائقہ از مرغ بریانے کہ من دارم

آپ مے کی مجلس کو آراستہ کیجئے کہ میں تازہ کباب لے آتا ہوں جو ذائقہ میں مرغ بریاں سے زیادہ ہے

کدامست آنکہ می لافد سر یکتائی افضل

بلکہ افضل پر فضل شاہانہ کے سبب ہی معترف ہیں

ہمہ ما معترف از فضل شاہانے کہ من دارم

بلکہ افضل پر فضل شاہانے کے سب ہی معترف ہیں

أَنْتَ نصیری انت ظہیری زِ اعدا چہ آید یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں جب آپ میرے مددگار اور پشت پناہ ہیں تو دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں

افضل بدارین جز تو ندارد

دونوں جہاں میں افضل کا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے

اَنَا جَیِّد قُلْتَ یا شاہ جیلاں

کیوں کہ آپ نے فرمایا کہ میں جیّد ہوں

(۶۳)

حشر صحنے زبادگاہ منست ہول و حرماں توسازجا منست

حشر کا جو صحن ہے وہ میری عبادتگاہ ہے خوف و پریشانی میری جائے پناہ کا سامان ہے

صاعقہ در جہاں کہ می نگری شرارے از شرار آہ منست

دنیا میں جو بجلی تو دیکھ رہا ہے وہ میری آہ کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری ہے

کشتیٔ عمر لنگرے نگرفت سیل اشکم دلیل راہ منست

میری عمر کی کشتی اس وقت تک لنگر انداز نہیں ہوتی جب تک کہ میرے آنسوؤں کا سیلاب میرے راستے کی دلیل نہیں بنتا

نازنیناں نثار یار وفا فوج انجم بگرد ماہ منست

نازنیناں یار پر نثار ہیں اور ستاروں کی فوج میرے چاند کے اطراف ہے

از درخویشتن برانی اگر در دو عالم الحجا پناہ منست

اور حشر کے سامنے آپ کی شکایت لے جاؤں گا اور قیامت کا میدان میرے لیے انصاف گاہ ہے

پیش داور ببرم شکایت تو عرصہ حشر دادگاہ منست

آپ سر سے پاؤں تک عالم کی جان ہیں اور میری نگاہ میں رشکِ خلد ہیں۔

اے سراپا دو عالم جانی روکش خلد در نگاہ منست

آپ سر سے پاؤں تک عالم کی جان ہیں اور میری نگاہ میں رشکِ خلد ہیں

افضلا یار من رسید امشب کشش آہ صبحگاہ منست

اے افضل میرا دوست آج کی شب میرے پاس آگیا میری صبح کی آہ کا یہ اثر ہے۔

۳۷

غوثِ اعظم از ہمہ اغواث برتر جائے تو　　از دل و جاں بر تو قربانست ایں شیدائے تو

اے غوثِ اعظم آپ کا مقام تمام اغواث سے برتر ہے یہ شیدا آپ پر دل و جان سے قربان ہے

مظہرِ جملہ تجلیاتِ یزدانی شدی　　فیض بخشِ عالمِ امکاں وسیمائے تو

آپ اللہ تعالیٰ کے جملہ تجلیات کے مظہر ہیں آپ کی پیشانی کا چاند عالمِ امکان کو فیض بخشنے والا ہے۔

قادرا قدرت تو داری بر جمیع کائنات　　عالمِ امر ست در تنظیم از ایمائے تو

اے قادر آپ ساری کائنات پر قدرت رکھتے ہیں عالمِ امر کی تنظیم آپ کی ایما پر ہے۔

با گروہِ انبیاء اوتیتنا چوں فرمودہ　　عقل حیران ست اندر رتبہ والائے تو

آپ نے گروہِ انبیاء سے اوتیتنا کہا ہے　　آپ کے اس مرتبہ اور درجہ پر ہماری عقل حیران ہے

اقتدارِ کُن تو داری اِذنِ مطلق کار تو　　اے قبائے بے مثالی راست بر بالائے تو

آپ کو کُن کا اختیار حاصل ہے اور اِذنِ مطلق آپ کا کام ہے۔ بے مثالی کی قبا آپ پر موزوں ہوا ہے

تو شہنشاہِ جمیع اولیاء بے ریب و شک　　لاتقیسونی علیٰ احدٍ چو باشد رائے تو

بے شک آپ تمام اولیاء کے شہنشاہ ہیں جبکہ آپ نے فرمایا کہ ’مجھ کو کسی اور پر قیاس مت کرو‘

افضلا بر وعدۂ افعل بشارت آمدہ

اے افضل آپ کے ارشاد ”افعل“ پر خوشخبری ہے

کافی دارین بودہ ملجا و ماوائے تو

تمہارے ملجا و ماویٰ دونوں جہاں میں تمہارے لئے کافی ہیں

(۹۰)

خدارا ساقیا پیمانہ دردہ  شراب جوشش مستانہ دردہ
خدا کے واسطے اے ساقیا پیالہ عطا فرما اور مست بنانے والی جوشیلی شراب عطا فرما

صبا با گلعذارِ من خبر کن  ز بلبل شورش افسانہ دردہ
اے صبا میرے معشوق کو اسکی اطلاع دے کر وہ شور جو بلبل کے افسانہ کا ہے مجھے مل جائے

بمیدانِ بلائے ہجر دلبر  بجان خویش مردانہ دردہ
دلبر کی جدائی کے میدان میں مجھے ہمت مردانہ عطا فرما

بہ نقد جان خریداری بفرما  بخندہ اولاً بیعانہ دردہ
جان کی نقدی خریداری عطا فرما اور اس سے پہلے تبسم کا بیعانہ عطا کر

اگر کس دولت جاوید خواہد  بگو جان در پئے جانانہ دردہ
اگر کوئی ہمیشگی کی دولت چاہتا ہے تو کہہ دے کہ معشوق کے واسطے اپنی جان دیدے

نثار شیخ رو جان کرد افضل
شیخ رو پر افضل اپنی جان نثار کرتا ہے

۲۹

جاناں دمے بیا و بنگر مبتلائے تو
آخر بجاں رسید ز جور و جفائے تو

اے محبوب تھوڑی دیر کیلئے آئیے اور آپ کے شیدا کو دیکھئے آپ کی جور و جفا سے وہ قریب مرگ ہے۔

در عرصہ گاہ حشر چو آئی بصد خرام
مایم و دست و دامن زریں قبائے تو

جب آپ میدان حشر میں پورے ناز کے ساتھ تشریف لائیے تو ہم ہونگے اور آپ کا زریں دامن ہمارے ہاتھ میں ہوگا

پردہ ز رخ بکش و نما روئے روشنت
یارائے صبر نیست مرا در ہوائے تو

پردہ اپنے چہرہ سے ہٹائیے اور روشن چہرہ دکھائیے آپ کی محبت میں مجھے اب صبر کی طاقت نہیں ہے۔

سر وجود عالمیان و عیان خلق
تو جانِ عالمی ہمہ جانہا فدائے تو

مخلوق اور دونوں عالموں کے وجود کا راز آپ ہیں اور آپ عالم کی جان ہیں اور آپ پر سب کی جان فدا ہے۔

بنگر چہا بامت مرحومہ می رود
تا کہ بسایۂ بنوازد ہمائے تو

دیکھئے امت مرحومہ پر کیا گذر رہی ہے ۔ آپ کے ہما کا سایہ اس پر کب پڑے گا۔

افضل بدر نمود سر غیر دلبرا

اے افضل دلبر کے غیر کا خیال دل سے نکال دو

تا روز رستخیز بود در وفائے تو

تاکہ قیامت کے دن آپ وفاداروں میں رہیں

۵۸

خواہم کہ بہ بینم رُخِ ماہ مدنی را ۔۔۔ ایں آرزو بر آر خدایا دکنی را

میں ماہ مدنی کے رُخ کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں اللہ سے کہ اس دکن میں رہنے والے کی آرزو پوری ہو جائے

صد ولولہ ارزد بجان و دلِ شیدا ۔۔۔ بر دل چہ رود پرسی اویسِ قرنی را

میری جان و دل میں سیکڑوں خواہشیں ہیں ۔۔۔ دل پر کیا گزرتا ہے اویس قرنی سے پوچھو

باید نہ مرا باغِ بہشت و سرِ طوبیٰ ۔۔۔ زاں روز کہ دیدم قدِ سروِ چمنی را

جب سے کہ میں چمن کے سرو کا قد (یعنی حضورؐ کو) دیکھا ہوں نہ جنت کی خواہش ہے نہ طوبیٰ کی خواہش

از غمزۂ تو جانِ جہانے شدہ مجروح ۔۔۔ تا چند بداری سرِ ناوک فگنی را

آپ کے ناز و ادا سے ایک جہاں کی جان زخمی ہے تو آپ کب تک ایسا کرتے رہیں

تا کی بکنی وعدہ تماشا ز رقیباں ۔۔۔ تا چند کنی عادتِ خوردہ شکنی را

ہماری سوزش کو کب تک رقیبوں کے لیے تماشہ بنائے رکھیں گے اور کب تک چھوڑوں کو مارنے کی عادت رہے گی

اے واعظِ بے مغز چہ دانی بہ حقیقت ۔۔۔ دانیم تہی کاسۂ شیریں سخنی را

اے کم عقل واعظ تو حقیقت کو کیا جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ میٹھی باتیں کرنے والوں کا پیالہ خالی رہتا ہے

افضل کہ بجاں آمدہ از فرقت و دوری

جدائی کے درد سے افضل کی جان لب پر آچکی ہے

کس عرضہ دہد شاہِ حجازی یمنی را

کوئی میرا معروضہ شاہِ حجاز و یمنؐ کو پہنچا دے

۳۱

ساقی قدحے دردہ از لطف کریمانہ　　سر در قدمت آرم اندر پئے شکرانہ

اپنی مہربانی سے ایک پیالہ عطا فرمائیے۔ میں شکرانہ میں اپنا سر تیرے قدموں پر رکھ دونگا

ابر ست ہوائے خوش طرف چمن بوئے　　گل رو تو بیا باشد تا نعرۂ مستانہ

چمن کی ہوا خوشبو لئے ہوئے اور سماں ابر آلود ہے اے خوب رو تو آ تاکہ مستانہ نعرہ لگائیں۔

در حسن بیکتائی مشہور جہاں گشتی　　فرمانہ چرا باشم قربان تو جانانہ

بے شک حسن میں آپ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں فرمائیے کہ آپ پر کیوں نہ میری جان تصدق ہو

بر شاہ بتاں مائل ورد روز ازل گشتم　　گو از نظر معنی دنیا ست پری خانہ

میں روز ازل ہی سے حسینوں کے بادشاہ پر مائل ہوں اگرچہ کہ دنیا معنی کے اعتبار سے پری خانہ ہے

افضل بگزیں عشقے کاں یار بود باقی

اے افضل اُس سے محبت کر جو باقی رہنے والا ہے

زنہار کہ از فانی داری سر یارانہ

ہرگز ہرگز فنا ہونے والے سے دوستی نہ رکھ

نباشد در دو عالم جایگاہے جز پناہ تو — مقر اندر سقر باشد کسے را تو بگردانی

آپ کی پناہ کے سوا دونوں عالم میں کوئی جائے پناہ نہیں ہے اگر آپ کسی کو اپنے در سے لوٹا دیں تو اس کا مقام دوزخ ہوگا

تو بگزیں اے دل عاقل ولائے شاہد بطحا — بحسرت ورنہ خواہی وقت آخر عالم فانی

شاہد بطحا کی محبت کو اے عقل مند دل حاصل کر ورنہ تجھے عالم فانی سے گزرتے ہوئے حسرت ہوگی

بہ دہ بالے عطا فرما دیار مصطفیٰ بیند

اے اللہ پر وبال (سر و سامان) عطا فرما تاکہ وہ دیار مصطفیٰ دیکھے

خدایا عاجز افضل آوردہ از عذر سامانی

یہ عاجز افضل بے سروسامانی کا عذر لایا ہے

حضرت خواجہ عبدالوحید المعروف ابولبیان سبحانی شاہ بیابانی رفاعی القادری.

۳۳

نورِ مطلق مددے جلوۂ سبحان مددے　　خضرِ راہم مددے عیسیٰ دوراں مددے

آپ اللہ کے نور ہیں اللہ تعالیٰ کے جلوہ کے مظہر ہیں آپ میری مدد فرمائیے آپ ہمارے راستہ کے خضر اور ہمارے زمانے کے مسیحا ہیں

یار از نازِ شکر خواب کہ از خلوتیاں　　راہ بستند مرا ہمتِ مرداں مددے

دوست ہمارا میٹھی نیند میں ہے اور خلوتیوں نے ہمارے راستہ کو روک رکھا ہے اے ہمت مردانہ مدد فرما۔

در ہوائے تو برقصیم بسانِ ذرہ　　آفتابا بکرم بر منِ حیراں مددے

آپ کی محبت میں ہم ایک ذرہ کی مانند چمک رہے ہیں اے آفتاب اپنے کرم سے ہماری مدد فرما۔

در ترنم دل و جانم بود صبح و مسا　　افضلِ اہلِ زماں سرورِ دوراں مددے

رات دن ہماری جان آپ ہی کے محبت کے راگ الاپ رہی ہے اے زمانے کے افضل اور اپنے دور کے سرور ہماری مدد فرمائیے

حرزِ جاں نامِ ترا افضل شیدا دارد

افضل آپ کے نام کو اپنے جان کی تعویذ بنایا ہوا ہے

دمِ آخر ز کرم اے شہِ خوباں مددے

اے شہِ خوباں اپنے کرم سے دمِ آخر ہماری مدد فرمائیے

## ۵۵

گذر نمائے خدارا بگور ما روزے — مگر خاک راہ است شور ما روزے

خدارا ہماری قبر پر کبھی تو آئیے۔ — ہمارا جنون آپ کے راستے کی خاک ہے۔

بہ ہر کار بجانست المدد اے شوق — کجاست جلوہ دہ گو بہ حور ما روزے

اے شوق ہر کام میں دل وجان سے تیری مدد کی ضرورت ہے — کسی روز یہ تو بتلا کہ وہ جلوہ دکھانے والی حور کہاں ہے

چو عشق ما اثرے داشتے بہ گوش وے — قرین صدق شدے قول زور ما روزے

کسی روز ہمارا عشق اگر کچھ اثر کرتا تو ہمارا — جھوٹا قول بھی ان کے کانوں کو سچ پاتا

بگو چو موسیٰ عمران ہزار جمع شوند — تماشہ گاہ ما زند طور ما روزے

کسی روز ہماری تماشہ گاہ میں وہ طور کا جلوہ ہو گا — کہ موسیٰ عمران کا گروہ ہزاروں جمع ہو جائیں گے۔

کجاست یوسف ما عمر شد بہ یعقوبی — الٰہی باز نما ساز نور ما روزے

ہماری عمر یعقوبی کو پہنچ چکی ہے ہمارا یوسف کہاں ہے الٰہی ہم کو ایک روز پھر اس نور کو دوبارہ دکھلا۔

بدولت دو جہاں سر فرو نمی آرم — اگر کشادہ شود چشم کور ما روزے

اگر میری نابینا آنکھ روشن ہو جائے تو میں دنیا — کی دولت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں

یمین خضر شود اتصال آں کشاکش کار — قرین جان شود راہ دور ما روزے

اگر کسی روز خضر میرے ساتھ کارساز ہو جائیں — تو دور کا راستہ بھی قریب ہو جائے گا۔

## ۳۵

صبا شمع مزار من چہ کردی　بکیں مشتِ غبار من چہ کردی
اے صبا تو نے میرے مزار کے شمع کو کیا کیا　دشمنی سے میرے مشت بھر مٹی کو کیا کیا

دلا بر روئے تو پروانہ گشتم　بگو صبر و قرار من چہ کردی
اے دل میں تیرا پروانہ بنا　اور کہہ کہ میرے صبر و قرار کو کیا کیا

بموت احمر ہجراں فگندی　بحال سوگوار من چہ کردی
ہجر کی سرخ موت کو میرے سر پر مسلط کر دیا　محو سوگوار کے حال پر تو نے کیا کیا۔

بگشتہ تودہ خاکستر وجودم　بجاں سوز و شرار من چہ کردی
میرا وجود خاک کا ڈھیر بن گیا ہے　میری جان میں تم نے کیا سوز و شرار پیدا کر دیا

بگور من گزر گاہے نہ کردی　چہ کردی غمگسارِ من چہ کردی
کبھی تو میرے مزار پر آیا نہیں　کیا کیا اے میرے غم گسار تو نے کیا کیا۔

براہت اوفتادہ عاشق زار　ترحم شہسوار من چہ کردی
عاشق زار ترے راستے میں پڑا ہوا ہے　رحم کر لے میرے شہسوار تو نے کیا کیا

بہ شب سودا بہ روز امید جلوہ　بگو لیل و نہار من چہ کردی
رات میں دیوانگی اور دن میں آپ کے دید کی امید　میرے رات اور دن کو تو نے کیا کر دیا

بجاں افضل رسید آخر ز فرقت　نگاہ رحم یار من چہ کردی
آخر افضل آپ کی جدائی میں جان جاتا رہا　اے میرے رحم کی نگاہ والے دوست تو نے کیا کیا

۵۳

برباد کرد شاہد رعنا ہوائے تو　　رحمے نما بیا بنگر مبتلائے تو

شاہد رعنا کی محبت نے مجھے برباد کیا رحم کیجئے اور اپنے پریشان حال کو دیکھ لیجئے۔

زاں دم کہ جلوہ دار متاع غرور ناز　　جز نقد جان و دل چہ دہد بینوائے تو

ناز و انداز کے جلووں پر نثار کرنے کے لئے اس بے نوا کے پاس جان و دل کے سوا کیا ہے۔

جمع نکرد تو من درویش درد تر　　آخر بگو کہ تا بجا ایں جفائے تو

اس فقیر کو دور نہ کیجئے کب تک مجھ پر رحم نہ کیا جائے گا اور یہ ظلم ہوتا رہے گا۔

بگرفتہ الم زاویہ عزلت و خمول　　از سایہ تا باوج رساند سمائے تو

یہ غم زدہ تنہائی کے گوشہ میں ہے کب تک کہ آپکے پیشانی کا نور اور سایہ بلندی پر نہ پہنچا دے

بر حسن جاں فروز تو جان و دلم نثار　　باشد مگر کہ ہدیہ احقر سمائے تو

آپکے حسن جاں فروز پر میری جان اور دل فدا ہے اگرچہ کہ حقیر تحفہ قبول کیا جائے

بارے سر مزار بیا فاتحہ بخواں

ایک دفعہ میری مزار پر آکر فاتحہ پڑھ دیجئے۔

افضل ز جان گذشت دل آرا برائے تو

کیوں کر افضل نے آپ ہی کے لئے جان دیدی

۴۷

دلا در زلف خود چوں شانہ کردی
زنکہت جانِ ما دیوانہ کردی

اے دل جب تونے اپنے زلف میں کنگھا کیا
تو اُسکی خوشبوں نے ہماری جان کو دیوانہ بنادیا

صبا از حال زارِ ما خبر کن
گزر چوں بر در جانانہ کردی

اے صبا ہمارے حالِ زار کی خبر کر
جب تیرا گذر محبوب کے در سے ہو

بہ ضبط دل نہاں عشق تو کردم
ولیکن جا بجا افسانہ کردی

مینے اپنے دل میں تیری محبت کو چھپا رکھا ہے
لیکن تونے اسکو جا بجا افسانہ بنا دیا۔

بصد شوق است حاضر دین و ایماں
قبول جاں اگر بیعانہ کردی

اگر آپ میری جان کا بیعانہ قبول کریں، بصد شوق سے دین و ایمان حاضر ہے۔

بود در عالم جاں شورش آرد
رُوح کے عالم میں ایک شورش (ہنگامہ) پیدا ہو جائیگی

چو افضل نعرہ مستانہ کردی
اے افضل جب آپ مستانہ نعرہ لگائیں گے۔

۵۱

عشق تو دلبرا جفا جوئی — عادت عاشقاں ادا جوئی

اے دلبر تیرا عشق جفا کار ہے — اور عاشق کا کام ادا کو تلاش کرنا ہے۔

زار مہجوراں بگشت چوں بیمار — تو بہ نشتر باز کجا جوئی

جب ہجر کی تکلیف پورا ظاہر ہو گئی — پھر تو نشتر لیے اُسے کہاں تلاش کرتا ہے۔

گرد خاک خدا نشیناں شو — داری در دل اگر خدا جوئی

اگر خدا کی تلاش تمہارے دل میں ہے — تو خدا نشینوں کی خاک بن جاؤ۔

از در و بام از شجر و حجر — جلوۂ رنگت بیا جوئی

تم آیا تو لو ختم وجہ اللہ کا رنگ دیکھ کر — در و بام سے اور شجر و حجر سے اللہ کا جلوہ پاؤ گے

نحن اقرب بگفت شاہد غیب

اللہ نے کہا کہ میں تمہارے رگ جان سے قریب ہوں

افضلا تا بکے جدا جوئی

پھر اے افضل اسکو علاحدہ کب تک تلاش کرو گے۔

بوحشت میروم ہر سو ز صحرا بصحرائے بره خار مغیلاں غم گسار آبلہ پائے

میں ایک جنگل سے دوسرے جنگل میں پریشانی کے عالم میں گھوم رہا ہوں راستے کے ببول کے کانٹے میرے پاؤں کے چھالوں کے غمگسار ہیں

بدادم نقد ایماں نذر ہم تسبیح و سجادہ پے غارتگر دین بت طناز و ترسائے

میں نے ایمان تسبیح اور سجادہ اس دلربا ناز و انداز والے محبوب کی نذر کر دیا۔

بیک جا کفر و ایماں جمع خواہی می تواں دیدن گہے بیں روئے زیبا گاہ بیں زلف چلیپائے

کفر و ایمان کو ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہوں تو کبھی اُن کا چہرہ دیکھو کبھی اُن کے زلف پیچاں دیکھو۔

دلم ہر دم بر آواز جرس وقف بیاباں ہا چو مجنوں کوہ و ہاموں می روم در یاد لیلائے

ہر وقت میرا دل آواز جرس پر بیابانوں کے لئے وقف ہو جاتا ہے اور میں مجنوں کی طرح پہاڑوں جنگلوں میں چلا جاتا ہوں۔

رجا و آرزو و امید خلق از دل بدر کردم بجزم پیش دلبر تست ہیں دارم تمنائے

میں نے اپنے دل سے مخلوق کی امید آرزو تمنا سب کو نکال دیا ہے بس یہی ایک تمنا ہے کہ آپکے دلبر پر جان دیدوں

اماں گر از زماں جوی حریم میکدہ بگزیں نباشد غیر ساقی بہتریں ملجا و ماوائے

اگر زمانہ سے امن چاہتے ہو تو حرم کے میکدے میں پناہ لو سوائے ساقی کے کوئی بہترین مددگار پناہ دینے والا نہ ہوگا۔

خیال کوثر و تسنیم از سر افتدم یکسر بسازد تازہ ایمانم نگار اکیف صہبائے

کوثر و تسنیم کا خیال میرے سر سے یکدم نکل گیا (چنانچہ) آپکے شراب کی کیفیت میرے ایمان کو تازہ کرتی ہے۔

۲۹

نگاہ از طرزِ بے باکانہ داری — بقتلِ ما سرِ ترکانہ داری

اے معشوق تیری ادا بے باکانہ ہے — جو ہمارے قتل کا ارادہ رکھتی ہے

فدائے روئے روشن چوں نگاہم — بانداز کہ معشوقانہ داری

جب مجھے روشن چہرہ نظر آجائے — جو معشوقانہ انداز لیے ہوئے ہے تو میں فدا ہو جاؤں گا

بدہ ساقی زلالِ روح افزا — از آں آبے کہ در پیمانہ داری

اے ساقی روح کی تازگی کرنے والا میٹھا پانی عطا فرما — جو تیرے پیمانہ میں موجود ہے

بیا بر بام و تسخیرِ جہاں کن — تجلائے رُخِ شاہانہ داری

بلندی پر تشریف لا کر اور جہاں کو قرار دے — کہ تو روشن تجلیات کا چہرہ رکھتا ہے

بکن آہے کہ جاں تسکیں گردد — اگر با شاہ سر مستانہ داری

اے افضل اگر تو حال و مستی کا خواہشمند ہے — تو ایک ایسی آہ لگا کہ تیری جان کو سکون حاصل ہو

درِ پیرِ مغاں مگذار افضل

اے افضل اپنے پیر کے در کو نہ چھوڑ۔

چوں قصدِ عمرِ جاویدانہ داری

اگر تو ہمیشگی کی زندگی چاہتا ہے

۴۰

پری پیکر نگارے جاں نوازے
بیا مد بر سر شید ابسازے

پری پیکر جسم کا مالک جس کے دیکھتے ہی مُردوں میں جان پڑجاتی ہے ساز و سامان کے ساتھ میرے پاس آگیا۔

بکردہ تازہ ایماں مصحف رخ
نمودہ کافرے زلف درازے

جس کے مصحف رخ نے ایمان کو تازہ کر دیا اُس پر کافرانہ دراز زلفیں لٹک رہی تھیں۔

نیاز حسن بے پروا نگارم
دما از دور در رسم نیازے

میں بے پرواہ حسن کا نیاز مند ہوں ایک لحظہ کیلئے (رسم نیاز چھوڑ دے) بے نیاز ہو جائے۔

ز مژدہ وصل جانم زندہ فرما
دل مہجور تا کہ غم گدازے

ملاقات کی خوشخبری سے مجھے زندگی عطا کر ہجر میں یہ دل کب تک گھلتا رہے گا۔

قیامت نرگس شہلا نمودہ
قد موزوں شدہ آفت طرازے

تیری سرمگیں آنکھیں قیامت خیز ہیں۔ تیرا موزوں قد آفت ڈھانے والا ہے۔

بگفت افضل کجائی خبر داری

افضل نے کہا تم کہاں ہو کچھ خبر بھی ہے۔

شدم قرباں بگفتارے و نازے

میں تو اسکی گفتار اور ناز پر قربان ہوں۔

٤٧

عاشق تست سخت حیرانے — از رہ لطف ساز سامانے

آپ کا عاشق سخت حیران ہے — اپنی مہربانی سے اُس کے اسباب بنا دیجئے

از مہ افضلم بیا بنگر — تا چہ سان بودہ ام پریشانے

چاند سے زیادہ خوبصورت افضل آ — اور مجھے دیکھ کر میں کس طرح پریشان ہوں

صد بجوسے بہ فکر ہا دارم — مبتلائم بجوشش عمانے

بہت ساری پریشانیوں اور فکروں میں — میں مبتلا ہوں۔

لنگر فیض تو کند مددم — کشتیم می رسد بہ پایانے

آپ کی فیض کا لنگر میری مدد کرے تو — میری کشتی منزل پر پہنچ جائے گا۔

سخت زارم من از نوائب دہر — بر گدا باد رحم سلطانے

زمانے کے حالات سے میں سخت پریشان ہوں — شاہی مہربانیاں اس گدا پر رہیں

تو شۂ جسم و جان زار منے — بر نگین دلم سلیمانے

میرے جسم و جان کا تو مالک ہے — اور تو میرے دل میں سلیمانی نگینہ کی طرح ہے

افضل خستہ را مراں از در

پریشان افضل کو اپنے در سے دور نہ کیجئے۔

دل و جانم بہ تست قربانے

وہ دل و جان سے آپ پر قربان ہے۔

۴۲

صنما کجا بجویم تو بگو مرا کجائی        به زمین مقام داری ز سما و یا ورائی

اے صنم میں تجھ کو کہاں ڈھونڈوں بتا کر تو کہاں ہے تیرا مقام زمین پر ہے یا آسمان پر ہے یا اس سے آگے ہے

رہ خانقاہ آیم در دیر پا کشایم        دل و جان من فدایت ز رہے کہ تو داری

میں خانقاہ کی طرف آتا ہوں اور دیر کی طرف قدم بڑھاتا ہوں جس کسی راستہ پر تیرے قدم ہیں میرے دل و جان اس پر فدا ہیں

بجز از ہوائے دیدت چہ غرض ز دین و دنیا        ز کشاکش دو عالم بنما مرا رہائی

سوائے تیری دید کے مجھے دین و دنیا سے کیا غرض مجھے دونوں عالم کی کشاکش سے رہائی عطا کر

دل و دین و صبر و ایماں پئے تو نثار کردم        تو گہے مرا نگفتی کہ ز خاصگان مائی

تیرے لیئے میں نے دل و دین و صبر و ایمان سب نثار کر دیے لیکن تو نے کبھی یہ نہ کہا کہ تو ہمارے خاص لوگوں میں ہے

اے پیر مے فروشم رحمے بہ حال زارم        صد بار می فروشم این خرقہ ریائی

اے پیر مے فروش میرے حال زار پر رحم فرما میں اس خرقہ ریاکاری کو سو بار فروخت کرتا ہوں۔

ہجر تو کرد کارم آخر بجان دلارا        شیدائے جاں بہ لب را باشد کہ رو نمائی

اے دل تیری جدائی نے آخر میرا کام کر دیا شاید کہ جاں بہ لب شیدائی کو تو اپنا چہرہ دکھائے۔

ساقی شراب باید وقت صبوح آمد        شب زندہ داری تا کے ہیچ است پارسائی

اے ساقی صبح کا وقت آگیا ہے شراب چاہیئے۔ راتوں کا جاگنا کب تک ایسی پارسائی بے کار ہے

بے خضر راہ افضل کے می رسی بمعنی        ہشدار ورنہ باشی حرماں زدہ دغائی

بغیر رہبر کے افضل مطلب تک کب پہنچ سکتے ہو ہوشیار رہو جاؤ ورنہ تم دھوکا کھا جاؤ گے اور محروم رہ جاؤ گے۔

ماه مدنی بے تو بجان کار رسیده
باشد کہ شبے روئے منور بنمای
آپ کے بغیر ہماری جان پر بن آئی ہے
کسی شب اپنے منور چہرہ کو دکھلائیے۔

شمع احدیت ز تو پر نور دو عالم
فانوس خیال ست ہمہ غیر سرای
احدیت کا شمع دو عالم میں آپ کی وجہ سے روشن ہے
اور غیر نقط فانوس خیال ہے

کاشانۂ ما بے تو خراب است دلارا
معمور شود از کرمے گر تو بیای
اے دل آرا ہمارا گھر آپ کے بغیر ویران ہے
اگر آپ اپنے کرم سے آئیں تو آباد ہو جائے گا۔

در عرصۂ امکاں نظیر تو محال است
جز ایں سخن غیر بود ہرزه سرای
اس دنیا میں آپ کی نظیر ناممکن ہے
اس کے سوا اگر کوئی خیال ہے تو وہ بے ہودہ بات ہے

با قیصر و فغفور و دارا و سکندر
زیبد بسر کوے تو سازید گدای
قیصر، فغفور، دارا و سکندر
اگر تیرے کوچہ کی گدائی کریں تو زیب دیتا ہے

کار من خستہ بشود با سر و سامان
شاہا نظر لطف و عطا گر بکشائی
اس خستہ کا کام با ساز و سامان ہو جائے گا۔
اے شاہا اگر آپ لطف و عطا کی نظر ڈالیں۔

افضل چو سر نعت بورزید بجز دید
جب سے افضل نے نعت گوئی کو اپنے لیے چن لیا۔

در اہل سخن یافت شرف عزّ و علای
تو اہل سخن میں اس کی شرف و عزت بڑھ گئی۔

بہرِ تفریحِ دلِ شیدا علاجے شد ضرور
پستہ لب یا کہ از سیبِ زنخدانِ کسے

سکون بخشنے کے لیئے دلِ شیدا کا علاج ضروری ہے
جو کسی کے لبوں پستہ اور زنخداں کے سے ہوگا

در سرشت ما ہوائے شاہ بغداد پاک
رو نمی آریم غیر آں بہ جاناں کسے

ہماری فطرت میں شاہ بغداد کی محبت بھری ہوئی ہے
ہم کسی اور کی طرف متوجہ نہیں ہوتے

کم چنیں نظمِ لآلی دیدہ باشی آشکار
آنکہ سر زد از فیوضِ طبعِ عمانِ کسے

علانیہ ایسی نظم نہیں دیکھی جا سکے گی۔
جب تک کسی کی نظر فیض سے آراستہ نہ ہو

زار گشتم خار گشتم لیک سودا نہ رفت
بستہ فتراک عقلم زلفِ پیچانِ کسے

پریشان ہوا ذلیل ہوا لیکن یہ سودا نہ جا سکا۔
کسی کی زلف کے پیچ میں میری عقل گرفتار ہوئی

افضلا گویند اہلِ فن بہ نظمِ تو ز دل

اے افضل اہلِ فن تمہاری نظم پر دل سے یہ کہتے ہیں

رشحہ کاری می کند پیدا نمکدانِ کسے

کہ کسی کے فیضانِ نظر کی چاشنی اس میں کارفرما ہے۔

۴۴

مہیا کردہ ام بہر تو سازے ۔۔۔۔ بآہ و گریہ و سوز و گدازے

میں آپکے لیے پیالہ تیار رکھا ہوں ۔ ۔۔۔ آہ و گریہ کے ساتھ اور پگھلانے والے سوز کے ہمراہ

رُخ روشن نما بارے خدارا ۔۔۔۔ بہ طاق ابروت شوق نمازے

خدا کے واسطے ایک دفعہ پیارا روشن چہرہ دکھلائیے ۔۔۔ آپکے ابرو کے محراب میں نماز ادا کرنے کا شوق ہے

بہ بستہ عقل و ہوش و دین و ایمان ۔۔۔۔ سہی بالائے ما زلف درازے

دین و ایمان عقل و ہوش کو بند کر کے رکھدیا ہے ۔۔۔ آپ کے زلف دراز نے

پری روئے میان موئے چہ پرسی ۔۔۔۔ سراپا آفت و فتنہ طرازے

بالوں میں گھرے ہوئے پری کا رو (پری چہرہ) سے متعلق تم کیا پوچھتے ہو وہ سراپا آفت و فتنہ طراز ہے ۔

بحمد اللہ ساقی داد افضل

اللہ کا شکر ہے کہ ساقی نے افضل کو

بدست خویش جام جاں نوازے

اپنے ہاتھ سے حیات بخش پیالہ عنایت کیا ہے ۔

(۴۵)

اے از رخ تو صاف عیان شان خدای ۔۔۔ در خالق و تو نیست بجز وہم جدای

آپکے چہرہ سے خدای شان صاف ظاہر ہے ۔۔۔ آپکے اور خالق کے درمیان جدائی کا گمان کرنا بھی گویا وہم ہے

آں مرتبہ ہا داد خداوند دو عالم ۔۔۔ با عقل محال آمدہ یارا سے رسای

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مراتب عطا کیے ہیں ۔۔۔ کہ عقل آپ کے مراتب کو نہیں پہنچ سکتی

قل یا عبادی آیہ از منزلت تو ۔۔۔ گر حکم پئے سجدہ شدے یافت روای

آپکے مرتبہ کیلئے قل یا عبادی کی آیت آئی ہے ۔ ۔۔۔ اگر آپ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو جائز ہوتا ۔

با آدم و یحییٰ و شعیب و ذکریاؑ ۔۔۔ از مائدہ تو شرف زلہ ربای

حضرت آدم یحییٰ و شعیب و ذکریا علیہم السلام ۔۔۔ آپ کے فیض یافتہ ہیں ۔

سوز دل عشاق جگر خوار چہ پرسی ۔۔۔ کار است بجاں جلوہ خود گر نہ نمای

دل جلے عاشقوں کی جگر پارگی کیا پوچھتے ہو ۔ ۔۔۔ اگر آپ نے جلوہ نہ دکھایا تو وہ اپنا کام کریں گے ۔

فخر اب و جد ذات تو از روز ازل شد ۔۔۔ ثابت ز خبر ہست عیان حکم لوای

آپکے آباواجداد کو آپ کی ذات سے ازل ہی سے فخر حاصل ہے ۔۔۔ جو حدیث لوا ( جھنڈا ) سے ثابت ہے

اے صدر نشین کلک دو عالم بہ ید تو ۔۔۔ فرماں دہ فرخندہ دیوان جزای

اے صدر نشین دو عالم کی کنجی آپکے ہاتھ میں ہے ۔۔۔ جزا کا حکم دینے والے آپ ہی ہیں

خار رہ صحرائے مدینہ مددے کن ۔۔۔ صد خار خلد در جگرم نہ آبلہ پای

اے مدینہ کے راستے کے کانٹے تو میری مدد کر ۔۔۔ میرے پیروں میں پڑے ہوئے چھالوں سے جگر میں خلش ہو رہی ہے

۴۱

شہسوارا سوئے صحرا می روی　　دل کنی پامال و تنہا می روی

اے شہسوار تو دل کو پامال کر کے جنگل کی طرف تنہا چلا جا رہا ہے۔

ترک من بردی دل و صبر و قرار　　تا کجا فرما بہ یغما می روی

اے میرے محبوب تو میرا دل و صبر و قرار لے گیا ہے آخر تو ان کو کہاں تک لے جائے گا۔

نیم جان ناوک خوردہ بیاب　　حیف باشد بے محابا می روی

اپنے نیم جان شکار کی خبر لو اگر آپ بے تکلف چلے جائیں تو بڑے افسوس کی بات ہوگی

جاں بلب گشتم بیادِ تو عزیز　　با رقیباں خوش در عنا می روی

اے عزیز میں تیری یاد میں جاں بلب ہو گیا ہوں اور تو رقیبوں کے ساتھ ناز کے ساتھ چلا جا رہا ہے

ساقی مہوش بدہ جام شراب　　تشنہ می داری بد شیدا می روی

اے چاند جیسے چہرہ والے ساقی جام شراب دے کیا تو اپنے دیوانے کو پیاسا چھوڑ کر جا رہا ہے۔

چوں زید افضل بہ ہجرت دلبرا

اے دلبر افضل تیرے ہجر میں کیسے زندہ رہے۔

در گلستاں بازبے ما می روی

تو گلستان میں ہمارے بغیر چلا جا رہا ہے۔

۴٦

اے مظہر ذات بے مثالی

اے بے مثل ذات کے مظہر

حقا کہ تو نیز بے مثالی

بے شک تو بھی بے مثال ہے

مثل و مثلت محال بودہ

آپ کا مثل اور مثال دونوں ہی محال ہیں

ہرگونہ ز خلق در کمالی

ہر طرح آپ مخلوق سے اعلیٰ و برتر ہیں

مخلوق ہمہ بہ یاد خالق

وہ مخلوق جو آپ کے در سے ہمیشہ وابستہ ہے

باشند بہ درت علی التوالی

وہ ہمیشہ خالق کی یاد میں ہے۔

نور قدمش ز چہرہ ظاہر

ازلی نور آپ کے چہرہ سے ظاہر ہے

تو مطلع شمس لازوالی

آپ لازوال سورج کا مطلع ہیں۔

آقا کہ غلام تست افضل

اے آقا، افضل آپ کا غلام ہے

بادا بہ نوازشات عالی

آپ کے نوازشات سے سرفراز ہے

بیا جاناں اگر داری سر سیر و تماشائے
نخواہی یافت بر بستر بہ مشت استخوان من
میرے بستر پر سوا ہڈیوں کے ڈھانچے کے تمہیں کچھ نہ ملے گا اے محبوب اگر آپ کو سیر تماشا کا خیال ہے تو آئیے اور مجھے دیکھئے

مگر با سرو نسبت نیست با آں قد رعنائے
نصیب حال ما باشد چو قمری طوق در گردن
ہمارا حال قمری کے گردن کی طوق کی طرح ہو گیا ہے مگر سرو کو آپ کے قد سے کوئی نسبت نہیں ہے۔

ملامت میکند چندیں برمن ناصح ناداں
نادان ناصح مجھ پر کس قدر ملامت کرتا ہے۔

مگر افضل ز سر چوں میرود ایں پختہ سودائے
لیکن افضل کے سر سے یہ سودا نکلنے والا نہیں ہے۔

۴۸

بہار خلد می بخشند بیابان ہیا بانی
فدا بر روضہ پر نورت باد دل وجانی

بیابانی کا بیابان جنت کی بہار کا لطف دیتا ہے
آپ کے پر نور روضہ پر ہمارے دل وجان فدا ہیں

شہنشاہ حقیقی ہستی اے آفتاب دیں
کہ ہستی مظہر فیض اتم شاہ جیلانی

اے دین کے آفتاب آپ حقیقت کے بادشاہ ہیں
اور شاہ جیلان کے مکمل فیض کے آپ مظہر ہیں۔

دکن از تو شرف دارد عرب را فخر آخر
بہ خضر و اولیا متبوع بودی در حکمرانی

دکن کو آپ سے بزرگی ہے اور عرب کو آپ پر فخر ہے
خضر اور اولیاء آپ کی حکمرانی میں تابع ہیں

کرامات تو بے حد بود خواہد بود در عالم
خدا را ایک نگہ فرما شہ افضل بیابانی

آپ کی کرامتیں دنیا میں بہت سی ہیں اور ہونگی
خدا کے واسطے ایک نظر فرمائیے اے شہ افضل بیابانی

نہ بودی نا خدائے ما نہ سازی چارہ ہائے ما
بگو پیش کدام آریم اظہار پریشانی

نہ تو ہماری کشتی کی نا خدائی کرتے ہیں اور ہماری چارہ سازی
اب فرمائیے کہ ہم ہماری مصیبت کس کے پاس لیجائیں

مشو مایوس افضل کافی دارین پندارش

افضل مایوس مت ہو۔ اور اس پر پورا یقین رکھو۔

یقین داں آنچہ می فرمود خضر تا بہ پنہانی

جس کو خضر نے راز میں رکھا ہے اور اسے دارین کیلئے کافی سمجھو۔

بیا جاناں بشو بندہ نوازے
اے محبوب آئیے اور بندہ نوازی کیجئے

شوی تا کے بمن خستہ طرازے
میرے لیے کب تک خستہ طرازی کیجئے گا۔

ہمہ وقتم خیالِ بیت ابرو
ہمیشہ آپکے ابروں کا مجھے خیال ہے

ادا سازم دراں ہر دم نمازے
میں اس میں ہر وقت نماز ادا کرتا ہوں

متاعِ صبرِ دل تاراج گشتہ
میرے دل کے صبر کی پونجی برباد ہو گئی

مہربانم شود کے کارسازے
مجھ پر مہربان ہو جائے تاکہ کام بن جائے۔

زہجراں جاں بہ لب گشتم بآخر
آخر میں جدائی سے جاں بلب ہو گیا۔

نیامد چارہ سازِ بے نیازے
وہ بے نیاز چارہ ساز نہ آیا۔

بہ گشتم افضل دیوانہ وارے
اے افضل میں دیوانہ کے مانند ہو گیا ہوں

پئے سودائے شوخ جاں گدازے
اس شوخ جان لیوا کی محبت میں۔

## ۵۰

نگارا بر تو زیبد فرشاہی — بحکم تست از مہ تا بہ ماہی

اے معشوق آپ کے سر تاج شاہی زیب دیتی ہے — آپ کا حکم آسمان سے تحت الثریٰ تک ہے

بود از برتران ذاتِ تو برتر — نمی آید بفہم ما کماہی

بلند تر سے بلند تر مقام سے بھی آپ کا مقام اونچا ہے — آپ کا مقام ہمارے سمجھ سے باہر ہے۔

علو بر منزل پایان رسیدہ — بحمد اللہ عجب با عز و جاہی

آپ کی بلندی انتہا کو پہنچ چکی ہے — اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی شان و شوکت بہت عجیب ہے

بکن بر حال زار ما نگاہے — پریشانی ما قاصد گواہی

ہماری پریشان حالت پر آپ توجہ فرمائیے — قاصد ہماری پریشانی کا گواہ ہے۔

بنام روے خود قبلۂ جان — نباشد گر حریم تو پناہی

اے قبلہ جان آپکے چہرہ کے سوا — میرے لئے نہ کوئی حریم ہے اور نہ پناہ

شہ بطحا ترحم کن بحالم — فروشم دین و ایماں گر نخواہی

اے مدینہ کے شہنشاہ ہم پر رحم فرمائیے — اگر آپ توجہ نہ کریں تو میں دین و ایمان فروخت کر دونگا۔

شکر ریز است طوطی بیانم — از آن افضل نے فخر و مباہی۔

میرے بیان کا طوطی شکر ریز ہے — یہ بات افضل فخر و مباہات سے نہیں کہتا

۳۶

در حریم سینہ مہمانم توی
قبلۂ دین کعبۂ جانم توی

میرے سینہ کے گھر میں آپ ہی مہمان ہیں
میرے دین اور جان کا قبلہ آپ ہی ہیں

سجدہ پیش روئے تو باشد روا
راست میگویم کہ ایمانم توی

آپ کے آگے سجدہ جائز ہے
سچ کہتا ہوں کہ میرا ایمان آپ ہی ہیں

از ثریا تا ثریٰ حکمت رواں
بادشاہ وقت میدانم توی

زمین سے آسمان تک آپ ہی کی حکومت ہے
آپ ہی کو میں بادشاہ وقت سمجھتا ہوں۔

عرصہ بگذشت با آمال دل
اے چراغ تیرہ کاشانم توی

ایک عرصہ گذر گیا کہ میرے دل کے اندھیرے گھر میں آپ ہی امیدوں کے چراغ ہیں۔

دولت جاوید افضل نام تو

اے افضل آپ کا نام ہی میری ہمیشگی کی دولت ہے

بے بہا لعل و دُرِ کانم توی

میرے خزانے کے بے بہا لعل و موتی آپ ہی ہیں۔

۵۲

دلبرا دل میکشد اندر ہوائے روئے تو — جان من جاں میکشد بہر مشکیں موئے تو

آپ کے چہرہ کی محبت میں دل کھینچ رہا ہے اور آپ کے خوشبودار زلفوں کی طرف میری جان کھینچ رہی ہے

آرزو ہم جنت الماویٰ نمی دارم بدل — بستہ ام عہدے کہ جاں را میدہم در کوئے تو

میں جنت الماویٰ کی آرزو نہیں رکھتا چونکہ آپ کے کوچہ میں جان دینے کا عہد کر چکا ہوں

اے پری رو کردہ افسوں تو اندر جان من — روز و شب باشد نہ شغلے غیر ما ہوئے تو

اے حسین چہرہ والے آپ کی محبت میرے دل میں اتر کر گئی ہے بجز آپ کی محبت اور دلی تعلق کے مجھے کوئی دوسرا مشغلہ نہیں ہے

از گل شبونہ کارے نے گل احمر پسند — زاں دلے اندر مشام جاں رسید بوئے تو

نہ مجھے پھول کی خوشبو سے کام ہے اور نہ گل احمر پسند ہے جب کہ آپ کے بدن کی خوشبو میرے دل و جاں میں بس چکی

بادشاہ حسنئ و خلق حسن داری تمام — شمہ باشد نہ در خوبان عالم خوئے تو

آپ حسن اخلاق کے بادشاہ ہیں دنیا کے حسینوں میں آپ کی ذرہ برابر بھی بو نہیں۔

کشتی عمر رواں لنگر نہ کرد اے افضلا

اے افضل عمر کی کشتی لنگر انداز نہیں ہوئی

ناخدائے جوئے تا بد باز آب جوئے تو

جب تک کہ ناخدا نے اسے کنارے نہیں لگایا۔

۲۴

دریغا اے فلک نور خدا از ما جدا کردی
بایماں راست میگویم کہ کوہ غم بجاں کردی

افسوس ہے کہ اے آسمان تو نے اللہ کے نور سے ہم کو جدا کر دیا
ایمان کی قسم میں سچ کہتا ہوں کہ تو نے ہم پر غم کا پہاڑ رکھ دیا

نہ لطف زندگی دارم نہ یارائے شکیبائی
چرا ایں بے نوا را از ستم اندر زیاں کردی

نہ زندگی کا کوئی لطف ہے نہ مجھ میں صبر کی کوئی طاقت ہے۔
کیوں اس غمزدہ کو نقصان و پریشانی میں کر دیا

بہ شب با آہ و گریہ تا سحر باشد مرا کارے
بروزم شورش سودا بجاں ناتواں کردی

مجھے صبح سے شام تک آہ و زاری کرنے ہی کا کام ہے
اور دن میں مجھ پر غم و پریشانی طاری ہے جو مجھے ناتواں کر دیا ہے

کجائی خضر ما بہر خدا را جلوہ فرما
چرا روے ترحم باز میر کارواں کردی

اے میرے خضر آپ کہاں ہیں خدا کے واسطے اپنا چہرہ بتلائیے
اے میر کارواں اپنے چہرہ کو کیوں چھپا لیے۔

نیامد در نظر چوں دریں ظرف زماں دیگر
فیوضات طریقت را رواں اندر جہاں کردی

آپ کے جیسا اس زمانہ میں کوئی نظر نہیں آتا
طریقت کے فیض کو آپ نے دنیا میں جاری فرمایا۔

گروہ عاشقان حق بگرد تو چو پروانہ
اے شمع نور مطلق پر ضیا اہل زماں کردی

حق کے عاشقوں کا ہجوم پروانوں کی طرح آپ کے اطراف ہے اے اللہ کے نور کی شمع آپ نے دنیا میں روشنی پھیلا دی

انیس جان و دل نام تو دارد افضل خستہ

افضل خستہ آپ کے نام کو محبوب رکھتا ہے

خدا را رحم در کارے کہ دمساز رواں کردی

خدا کیلئے رحم کیجئے جو کام کہ میرے دم و جان کے ساتھ ہے

(۵۴)

گذر بر نیم جاں بودے چہ بودے | علاج ناتواں بودے چہ بودے
اگر اس نیم جان کے پاس سے گذرتے تو کیا ہوتا | اس ناتواں کا علاج ہوتا تو کیا ہوتا۔

تلاشش دارم اندر کوہ و ہاموں | نشان بے نشاں بودے چہ بودے
پہاڑوں اور جنگلوں میں آپ کی تلاش کر رہا ہوں | اگر اس بے نشان کا نشان ہوتا تو کیا ہوتا۔

بوے محمل لیلیٰ خبردہ | براے ساربان بودے چہ بودے
اگر لیلیٰ کے محمل (اونٹ پر بیٹھنے کی جگہ جو عورتوں کے لئے ہوتی ہے) کی بو ساربان (اونٹ چلانے والا) کو پہنچتی تو کیا ہوتا

چہ کار از خلد دارم گر میسر | مرا کوے بتاں بودے چہ بودے
مجھے خلد میں جگہ ملتی ہے تو کیا فائدہ؟ | اگر کوے بتاں میں جگہ ملتی تو کیا بات ہوتی

اگر از گردش چشم تو بینا۔ | بکام عاشقاں بودے چہ بودے
اگر آپ کی بینا آنکھ کی گردش عاشقوں کے کام آجاتی تو کیا ہوتا۔

دریغا خاک شدہ ام با دوست | مزارم را نشاں بودے چہ بودے
میں اس کی محبت میں مر کے مٹی ہو گیا ہوں | اگر میرے مزار کا نشان رہے تو کیا فائدہ

نمودم عرض حال از وے اگر دور | رقیب بدگماں بودے چہ بودے
اس سے دور ہوتے ہوئے بھی اپنا حال بیان کیا | اس پر رقیب بدگمان ہو بھی جاتا تو کیا ہوتا۔

نثار جانِ افضل نقد عمر ست | قبول ایں زماں بودے چہ بودے
افضل کی عمر کی پونجی آپ پر نثار ہے۔ | اگر اس وقت یہ قبول ہوتا تو کیا خوب ہوتا

سریر آرائے عرفانی شہ افضل بیابانی ‏‏ یم اسرار حقانی شہ افضل بیابانی

عرفان کے تخت نشین شاہ افضل بیابانی ہیں ‏‏ اسرار حقائق کے سمندر شاہ افضل بیابانی ہیں

کرامت ہائے لاتحصیٰ بود مشہور در عالم ‏‏ بگشتہ پیر لاثانی شہ افضل بیابانی

بے حساب کرامات آپکی دو عالم میں مشہور ہیں ‏‏ اِس لئے شاہ افضل بیابانی پیر لاثانی ہیں۔

بود از پیر پیراں فیض خاص معنوی اورا ‏‏ ازاں فرد خدادانی شہ افضل بیابانی

آپ کو پیران پیر سے معنوی فیض حاصل ہے۔ ‏‏ اس لئے آپ خداشناس فرد اور مستحق ہیں شہ افضل بیابانی

تصرف بر قضا و قدر ہم گشتہ بہ تو حاصل ‏‏ ز محض فیض یزدانی شہ افضل بیابانی

قضا و قدر پر تصرف کرنے کا آپکو حق حاصل ہے ‏‏ یہ صرف اللہ کے فیض سے ہے شہ افضل بیابانی

شدی ممتاز اذن مطلق حق در تصرف ہا ‏‏ فدا زاں انسی و جانی شہ افضل بیابانی

آپ اللہ تعالیٰ کے اذن مطلق میں تصرف کرنے کے لئے مشہور ہیں اس لئے جن و انس آپ پر شیدا ہیں

تو محی و ممیت ما توی مولائے جان ما ‏‏ رہا کن از پریشانی شہ افضل بیابانی

ہمارے مارنے والے جلانے والے آپ ہی ہیں ‏‏ ہم کو پریشانیوں سے چھٹکارا دلائیے شاہ افضل بیابانی

چہ باشد افضل خستہ رسد بر مدعائے خود

کیا عجب ہے کہ افضل خستہ اپنا مقصد حاصل کرے

مقاصد را توی کافی شہ افضل بیابانی

مقاصد کے پورے کرنے میں آپ شاہ افضل بیابانی کافی ہیں۔

۵۶

خدارا اے سرور عالم رہا کن از پریشانی　　تباہ و سخت زارم از ہجوم جرم عصیانی

اے سرور عالم خدا کے واسطے پریشانیوں سے چھٹکارا دلا دیجئے میں گناہوں کے ہجوم سے سخت تباہ حال ہو گیا ہوں

ہوائے گنبد خضریٰ ربود از جاں قرارش　　نخواہم حور و قصر خلد یارب خوب میدانی

گنبد خضریٰ کی ہوا میرے دل سے قرار کو لے گئی یارب تو خوب جانتا ہے میں خلد کے حور اور قصر کو نہیں چاہتا۔

رُخ روشن نما ایمان ما را تازگی فرما　　فدا مثل زلیخا بر تو باشد ماہ کنعانی

اپنا روشن چہرہ دکھلا کر ہمارے ایمان کو تازہ کر دے، اے ماہ کنعان! تجھ پر زلیخا کے مثل ہم بھی فدا ہو جائیں گے

زِ نام پاک احمدؐ می وزد خوشبو بہر جانب　　وصل اللہ علی روح النبی محبوب یزدانی

نامِ احمدؐ کی خوشبو ہر جانب مہک رہی ہے　　اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی کی روح پر درود بھیجتا ہے

بہ عصیاں عمرِ من بگذشت می دارم خجالت　　بہ فرما رحمت عالم سرِ سامانِ حسانی

میری عمر گناہوں میں گذری جس کی وجہ شرمندہ ہوں اے رحمت عالم آپ مجھ پر رحم و کرم کے اسباب مہیا کیجئے

شفاعت مر ترا باشد مسلم شہ والا　　فدا بر نام پاک تو بہ کردم من دل و جانی

اے شہ والا شفاعت آپ کے لیے مسلّم ہے　　میں نے دل و جان سے آپ پر قربان کیا

بیا شاہا بدل بنگر نہ باشد جز ولائے تو　　فراموشیدہ ام عزیز تو خوب میدانی

اے شاہا آیئے دیکھئے آپ کی محبت کے سوا میرے دل میں کچھ نہیں ہے، میں نے اپنے عزیزوں اقربا کو بھلا دیا ہے آپ جانتے ہیں

رسم بر بارگاہ تو بوسم عتبہ والا　　نثار مرقدت گشتن بود شوق فراوانی

میں آپ کی بارگاہ پر پہنچ کر آپ کی چوکھٹ کو بوسہ دوں اور یہ میری خواہش ہے کہ آپ کی مرقد پر قربان ہو جاؤں

۳۰

روئے حق گشتہ مقررہ روئے تو
اے حریم جان ما ابروئے تو
آپ کی دید حق کی دید ہے
آپ کے ابرو ہمارے جان کی حریم ہیں

شہسوار عرصہ گاہ لامکاں
منزل قوسین ادنیٰ کوئے تو
لامکاں کے میدان کے آپ شہسوار ہیں
قوسین کی منزل آپ کا ادنیٰ کوچہ ہے۔

عالم جاں تازہ می سازد مرا
اے خیال نکہت گیسوئے تو
آپ کے گیسوؤں کی خوشبو کا خیال میری جان کے عالم کو تازہ کرتا ہے۔

زجان و دل من ایمان دانمش
اے فدائے نرگس جادوئے تو
دل و جان سے میں آپ کو اپنا ایمان سمجھتا ہوں آپ کی جادو بھری نگاہ پر میری جان فدا ہے۔

عابداں را کار آساں بود است
عاصیاں بینند جملہ سوئے تو
عابدوں کا کام آسان ہو گیا ہے کیونکہ سارے گنہگار آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔

یا حبیب اللہ کرم بر حال ما
رحمت عالم بباشد خوئے تو
اے اللہ کے حبیب ہمارے حال پر رحم فرمائیے آپ کی عادت عالم پر رحم کرنا ہے۔

در مشام جاں صبا زاں دم کہ داد
جس وقت صبا نے میری جان میں آپ کی خوشبو پہنچا دی

افضل شیدا زید بر بوئے تو
اس وقت سے افضل شیدا اسی خوشبو پر زندہ ہے

۵۷

اے باد صبا گوے رسول عربی را    صرصر بگرفتہ است چمن مطلبی را

اے ٹھنڈی ہوا رسول عربی سے عرض کر کہ اسلام (چمن مطلبی) پر خزاں طاری ہو چکی ہے

بر اُمت مرحومہ چہا میگزاد بیبن    للّٰہ ترحم بکجی تشنہ لبی را

اُمتِ مرحوم پر کیسے گذر رہی ہے ملاحظہ فرمایئے اللہ کے واسطے پیاسے پر رحم کیجئے

زمزم بہ ایادی کسانے بہ رسیدہ    بہتر شمارند ز زلال عُنبی را

جن لوگوں کے ہاتھ میں زم زم پہنچ گیا    تو اسکو انگوری شراب سے بہتر سمجھتے ہیں

صد حیف بصد جہد شکستند خلافت    پرواتے نہ کردند در آن حکم نبیؐ را

افسوس ہے کہ بڑی کوششوں سے خلافت کو توڑ دیا گیا۔ اور اس میں حکم نبیؐ کا لحاظ نہیں کیا گیا

آخر ہمہ مخذول و منکوب بباشند

آخر کار سب ذلیل و رسوا ہو جائیں گے

افضل چو خدا یار بود منّ نبیؐ را

افضل جب کہ اللہ تعالیٰ میرے نبیؐ کا مددگار ہے

## ۲۸

دامِ فریبِ عاشقاں کاکلِ مشکسائے تو خالِ تو بلائے بندِ عقل آفتِ جاں ہوائے تو

مشک کی خوشبو والے آپکے کاکل عاشقوں کے فریب کا جال ہیں آپکے رخسار کا تِل عقل کو گم کرنیوالا ہے آپکی محبت جان کی آفت ہے

بہرِ خدا بکن نظر جاں بلب است مبتلا حاصلِ عمرِ مابداں گر بشود لقائے تو

یہ پریشان جاں بلب ہے خدا کے واسطے نظر کیجئے اگر آپ کا دیدار ہو جائے تو ہماری زندگی کا حاصل ہوگا

شہرۂ حسنِ تو دلا سر بگرفت چار سو جانِ محقرم چہ شد گر بشدے بہائے تو

آپکے حسن کی شہرت چار سو پھیل گئی ہے میری حقیر جان آپ کی قیمت ہو جائے تو کیا ہی بہتر ہوگا

گر تو برانی از درم یا کہ کنی جفا ہزار رو نکشم ز راہ تو سر نکشم ز پائے تو

اگر آپ اپنے در سے دور کریں یا مجھ پر ہزار ظلم و ستم کریں میں آپکے راستے سے منہ موڑونگا اور نہ آپکے قدموں سے سر ہٹاؤنگا

کارِ صلاح و ورع رفت در پئے یادِ روئے تو کردم از جاں فدا غمزۂ دلربائے تو

آپ کے چہرہ کی یاد میں زہد و ورع بھول گیا آپ کی اداؤں پر میری جان فدا ہو گئی۔

حالِ تباہِ ما ببیں بہرِ خدا ترحمے گر تو بیائی یکدمے بر سر و دیدہ جائے تو

ہمارے تباہ حال کو دیکھئے خدا کے واسطے رحم کیجئے اگر آپ ایک لمحے کیلئے تشریف لائیں تو آپکی جگہ میری آنکھیں اور میرا سر ہوگا

چارہ گرا بہ تفتہ جاں گر بکنی نگاہِ لطف صدمۂ ہجر داے تو وصل بود دوائے تو

اے چارہ گر آپ اس سوختہ جان پر مہربانی کی نظر کریں تو ہجر کا صدمہ بھی دور ہو جائیگا اور آپکا وصل بھی دوا ہے

افضلِ خستہ را مراں از درِ خویش دلبرا باز مکن ہر آنچہ خواہ آنکہ بگشت رائے تو

اے دلبر آپ افضل خستہ کو اپنے در سے دور مت کیجئے اس کے بعد آپ کے دل میں جو آئے کیجئے۔

۵۹

شیدائے تو در عالم اے جان شدہ رسوائی     للّٰہ ز وصل خود ممتاز بہ فرمائی

آپ کا شیدا دنیا میں رسوا ہو چکا ہے اللہ کے واسطے آپ اپنے دیدار سے ممتاز فرمائے

در یارگہ خوباں از حسن خداداد است     گشتی ز ہمہ افزوں مشہور بہ یکتائی

اللہ نے آپ کو تمام حسینوں سے زیادہ حسین بنایا ہے آپ کی یکتائی سب سے مشہور ہے

شاہنشہ معنائی فرما کرم بر ما     صد بار بلا گردم من بندہ تو داری

اے حقیقت کے شہنشاہ ہم پہ کرم فرمایئے میں سو بار آپ پر تصدق ہوتا ہوں چونکہ میں غلام ہوں اور آپ میرے شہنشاہ ہیں

در تاب و تب ہجراں جانم بلبم آمد     باشد نظرے فرما بر حال شکیبائی

جدائی کی مصیبت سے میری جاں لب پر آگئی ہے     شاید میرے صبر پر آپ رحم فرمائیں

اے نازنیم ورزی صد فتنہ ز سرتاپا     اوصافِ خداداد است مشہور بہ رعنائی

اے نازنین آپ سراپا خوب ہی خوبی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو سب سے زیادہ خوبیاں عطا فرمایا ہے

افضل بہوائے تو بس حال زبوں دارد

آپ کی محبت میں افضل کا برا حال ہے

فرما بادشاداں از راہ دل آرائی

اُس کی دل جوی فرما کر اُسکو خوش کیجئے

۲۶

باشد ترحمے بکند سروِ نازِ من　　　　تا سر کنم ز قصہ راز و نیاز من

میرے محبوب مجھ پر رحم کر تاکہ میں راز و نیاز کے بھید کو پا سکوں۔

بادِ صبا گزار بکن در حریمِ دوست　　　　کن عرض چارہ بکن اے کارسازِ من

اے بادِ صبا تو حریمِ دوست میں پہنچ کر　　　　یہ عرض کر کہ اے میرے کارساز میرا علاج کر

عشقِ تو در نہاد ودیعت کہ داشتم　　　　آہ و شرر بساختہ افشائے رازِ من

تیرا عشق جو میری فطرت میں ودیعت کیا گیا تھا۔　　　　میری آہ نے اس راز کو افشا کر دیا

در جمعِ غیر خوش گزری شاہِ سرفراز　　　　جانم ازیں بسوختہ بندہ نوازِ من

اے بندہ نواز غیر کے مجمع میں آپ خوش و خرم ہیں جس کی وجہ سے میری جان سوختہ ہو گئی

محرابِ ابروئے تو عبادت گہِ دلم　　　　جز ایں درست نیست ادائے نمازِ من

تیرے ابرو کی محراب میرے دل کی عبادت گاہ ہے سوائے اس کے میری نماز ادا نہیں ہوتی

بالینِ من بیا و شنو قصۂ فراق　　　　رحمے نما بحالتِ زہرہ گدازِ من

میرے سرہانے آ اور میرے فراق کا قصہ سن جو دل کو پگھلا دینے والا ہے اور میری حالت پر رحم کر

محمود وار سرورِ شاہنشہم بگو

اے شہنشاہ سرور اس ادنیٰ افضل کو

با افضلِ کمینہ کہ ہستی ایازِ من

محمود کی طرح کہو کہ تو میرا ایاز ہے

۶۱

سراپا آتش افشانست دامانے کہ من دارم  بود وقف جنونی ہا گریبانے کہ من دارم

میرا دامن سراپا آتش نشاں ہے اور میں گریبان جنونی کا حامل ہوں

خضر در وادی وحشت فتادہ بس تبہ حالے  چہ یارا لیش کہ پیماید بیابانے کہ من دارم

خضر وحشت کی وادی میں تباہ حال  میرے بیابان کی پیمائش وہ کب کر سکے گیں

ہمہ یاس است وحرماں ہا مددِ طالع نیکو  رہینم قیس و مجنوں وان زساما نے کہ من دارم

ہر طرف یاس و نا امیدی ہے اے نیک بختی میری مدد کر عشق سامانی میں ہیں قیس مجنوں کا رہین منت ہوں

خیال حور زاہد را سبک سر کرد ایمعنیٰ  چہ کار از خلد بگزینم چو جانانے کہ من دارم

زاہد کو حور کا خیال اس معنی میں بے وزن ہو گیا  جبکہ جاناں خود میرے ساتھ ہے تو خلد کی کیا ضرورت

صبا با گل بہ سرگوشی و نرگس منتظر گشتہ  بدیدار ہوائے چشم فتانے کہ من دارم

میرے محبوب کی چشم مست کے دیدار کی آرزو میں گل سے صبا سرگوشی میں مصروف ہے اور نرگس دیکھنے میں منتظر ہے

فروشم دین و ایمان یک زمان یار محفل دہ  شوم کافر غلط گر عہد و پیمانے کہ من دارم

اپنی مجلس میں تھوڑی دیر کے لیے مجھے جگہ دے تو میں دین و ایمان بیچتا ہوں اگر میں نے جو اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو کافر

بہ دریا جزر و مد آید شود طوفاں بپا روزے  بدلیساں گر طریق جوش گریانے کہ من دارم

اگر میرے رونے کا یہی انداز رہا تو دریا مد و جزر آجائے گا اور کسی دن طوفان بپا ہو جائے گا۔

شود دوزخ چو خاکستر یقین دان اے دل سادہ  برآرم گر دمے از سوز پنہانے کہ من دارم

تو یقین رکھ دوزخ خاک کا ڈھیر بن جائے گا میرے دل میں پوشیدہ سوز کی اگر آہ بھر دوں

۲۵

اُنظر بحالی یا شاہ جیلاں — دائم سوالی یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں میرا حال دیکھئے یہی ہمیشہ میرا یہی سوال ہے۔

ارحم علینا لیس سواک — فی الکون مالی یا شاہ جیلاں

ہم پر اے شاہ جیلاں رحم فرمایئے کیوں کہ دنیا میں آپکے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے

جز تو ندانم جز تو نہ دارم — ملجا و والی یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں میں آپ کے سوا کسی کو نہیں جانتا اور آپ کے سوا میرا کوئی ملجا و والی نہیں ہے

قادر تو ہستی قاہر تو ہستی — وصفت چہ گویم یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں آپ کی ہستی قادر و قاہر ہے میں آپ کی کیا تعریف کروں۔

شہباز قدسی از جملہ برتر — مخدوع مقامی یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں آپ مقام قدس کے شہباز ہیں اور آپ سب سے برتر ہیں اور آپ کا مقام مخدوع ہے

دریا سیاہی صحرا قلم ہا — کافی نباشد یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں دریا کو سیاہی اور جنگلوں کے درختوں کو قلم بنا دیا جائے تو آپکی تعریف کیلئے کافی نہیں ہے

مدحت نیاید در حد و حدے — ثابت زخاصاں یا شاہ جیلاں

اے شاہ جیلاں خاصان خُدا سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کی تعریف محدود نہیں ہو سکتی

یا پیر پیراں یا میر میراں — وردم ہمیشہ یا شاہ جیلاں

اے پیروں کے پیر اور میروں کے میر ہمیشہ میرا ورد یا شاہِ جیلاں ہے۔

۶۲

خبر از حال زار مبتلا سازید جاناں را دوائے وصل می باید مریض درد ہجراں را

اس مبتلا کے پریشان حالی سے محبوب کو مطلع کرو تا کہ اس کی ملاقات جدائی کے درد کیلئے دوا ہو جائے

تصور در شب یلدا بباشد از مہ تاباں بیاد روئے روشن تازہ می سازم ایماں را

تاریک شب ماہ تاباں کی یاد روشن ہو جائے گی۔ میں اُن کے روشن چہرہ کی یاد سے اپنا ایمان تازہ کرتا ہوں

چہ باشد بود از پند و ملامت ناصح نادان علاجے کن اگر داری دل زخمی دیدہ پیکاں را

اے نادان ناصح تیری نصیحت وملامت سے کیا ہونے والا ہے اگر تیرے پاس علاج ہے تو اس زخمی دل کا علاج کر

بیاد موسم گل شور بلبل چار سو دارد گل خوبی ما روزے تماشا کن گلستاں را

پھولوں کے موسم کی یاد میں بلبل چار سو شور مچا رہی ہے کہ گلستان میں ہماری گل خوبی (محبوب) کا کسی دن دیدار تو کر لو۔

ہوائے روئے تو نخچیر مرغ روح ما کردہ دگر سرگرمی حاجت نبودہ چشم فتاں را

آپ کی رخ کی محبت میرے روح کے مرغ مجروح کی ہے۔ چشم فتنہ ساز کو اور کیا کام ہے

بسر سودا بدل درد بجاں سوزے نصیب ما ازیں برتر چہ پرسی تو ما حال پریشاں را

ہماری قسمت میں خیال کا سودا، دل کا درد اور جان کے سوز ہے اور اس سے بڑھ کر ہمارے حال پریشان کو کیا پوچھے

نثار افضل بجان بر حسن عالمتاب تو گشتہ

ترے حسن عالمتاب پر افضل کی جان نثار ہو چکی ہے

بخاطر کے دہد جا داستان حور و غلماں را

وہ اب حور و غلماں کے تصور کو اپنے دل میں کیا جگہ دے گا

۶۴

از بر قدم ست سراپائے محمدؐ  در فہم محال آمدہ معنائے محمدؐ

آپ کا ظاہرہ سراپا جان سکے لیکن آپ کی حقیقت کو پہچاننا محال ہے

خوانند بذاتش عرفا برزخ جامع  نور احد معنی سیمائے محمدؐ

آپ کی ذات کو عارف لوگ برزخ یعنی اللہ سے حاصل اور مخلوق میں شامل کہتے ہیں لہذا آپ محمد کی پیشانی یعنی اللہ کا نور

با چشم حور و باغ جناں کار ندارد  بند چو کسے نرگس شہلائے محمد

جس نے سرکار دو عالم کی نرگسی آنکھوں کو دیکھا ہے اور اسے حور کی آنکھوں سے اور باغ جنت جیسے کوئی سروکار نہیں ہے

خواہد کہ کسے دولت جاوید بیابد  گو باش بدل والہ و شیدائے محمدؐ

اگر کوئی دولت جاوید چاہتا ہے تو اسے کہو وہ دل و جان سے سرکار کا شیدا و والا ہو جائے

ماذون شفاعت شدہ مختار عوالم  داخل شدہ خلد با علمائے محمدؐ

جو سرکار دو عالم کی محبت رکھتا ہے شفاعت کی اجازت پائے گا اور عوالم کے مختار اور علمائے دو جہاں کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا

افضل امد بجنت شود آنکہ بیاشم

اے افضل اگر میری مدد یا وری کر جائے تو

در دار جناں غاشیہ فرمائے محمد

جنت میں حضور کا غاشیہ بردار رہوں گا

## ٦٦

شاہا کرم نما بحال گدائے تو — جان بر لب است روئے بہ بیں جلائے تو

اے شاہا اپنے فقیر کے حال پر کرم فرمائیے — آپ کے فقیر کی جان لب پر ہے اسکو ملاحظہ فرمائیے

تیر مژہ و خنجر بداد اماں نداد — صد پارہ پارہ قلب و جگر از جفائے تو

آپ کے چشم و نگاہ کے تیر و خنجر نے ہمیں امان نہ دیا آپکے اس ظلم سے ہمارے دل و جگر کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے

بر دوش غیر دست تو دیدم سوختم — تو در ہوائے غیرے و من در ہوائے تو

غیر کی گردن پر آپ کا ہاتھ دیکھ کر میں جل گیا آپ دوسروں کی محبت میں اور میں آپکی محبت میں ہوں

تا چند آہ و نالہ کنم از دل حزیں — جاناں دمے بیائے کہ جانم فدائے تو

میں اپنے غمگین دل سے کب تک آہ و نالہ کروں اے معشوق کچھ دیر کے لیے آپ تشریف لائے کہ میں اپنی جان آپ پر فدا کروں

ملجا و مامن سیر ادارگان بود — پائندہ باد سُدہ دولت سرائے تو

آپ کے مقام پریشان لوگوں کے لیئے امن کا مقام تھا آپ کا دولت سرا خدا ہمیشہ قائم رکھے

دریافتیم دولت دنیا و دیں دلا — بودست جان اندر دنیا از برائے تو

اے دل ہم نے دین و دنیا کی دولت پائی ۔ ہم نے یہ جان لیا کہ دنیا میں ہماری جان آپ ہی کیلئے ہے

از آستانہ سر نہ کشم تا بروز حشر — ے کش یا بنجاہ بود آنکہ رائے تو

آپ کے آستانہ سے حشر تک اپنا سر نہیں ہٹاؤنگا ۔ سر کو آپ کھینچ دیجئے یا رکھ لیجئے جو آپ کی رائے ہو

**افضل عجب مدار کہ از بارگاہ او**

اے افضل انکی بارگاہ سے عجب نہیں کہ

**از فضل و مکرمت برسد مدعائے تو**

وہ اپنے فضل و کرم سے تمہیں اپنے مدعا تک پہنچا دیں

حضرت خواجہ عبدالوحید المعروف ابولبیان سبحانی شاہ بیابانی رفاعی القادری۔

۶۷

اگر بر سر بام مہ رو نشیند　　جماعت ز عشاق ہر سو نشیند

اگر مہ رو بام پر آجائے تو ہر طرف عشاق کی جماعت بیٹھ جائے گی

صبا بر سر ناز رانست غمزہ　　کہ در دیدہ پیکان بہ پہلو نشیند

صبا ناز و ادا کے ساتھ چل رہی ہے تو دیدہ پیکاں سے نکل کر پہلو میں جا لگے

کبابست دل سینہ بریاں بگشتہ　　بوز فراقت کجا بو نشیند

دل کباب بن گیا ہے اور سینہ جل گیا ہے اس کی جدائی سے لو کہاں ٹھہرے گی

تواں خواند باغ ارم مسرت　　دمے گر بکاشانہ گلرو نشیند

اگر تم مسرت سے باغ ارم چاہتے ہو تو کچھ دیر کے لیے گلرو کے گھر میں بیٹھ جاؤ

نکوی بتابد ز کام و زبانش　　کجا خلق ایمن ز بدخو نشیند

زبان و حلق سے نیکی کا اظہار رہتا ہے اور بدزبان سے مخلوق کہاں امن میں رہ سکتی ہے

بگوید از شوق ان دلربا را　　بیاید بچشم بہ ابرو نشیند

شوق سے اس دلربا سے کہیں کہ وہ آئے اور میرے چشم و ابرو میں سما جائیں

دمے آں صنم دام رامن نگشتہ　　محالست از انس آہو نشیند

کچھ دیر کے لیے بھی وہ صنم ہمارا مطیع نہ ہوا ناممکن ہے کہ ہرن محبت سے قریب بیٹھے

۸۵

کجا شہرہ عشق افضل نہ خیزد

افضل ہے عشق کی شہرت کہاں کہاں نہیں ہے

کجا فتنہ چشم جادو نشیند

اس کی فتنہ طراز چشم جادو کب خاموش بیٹھتی ہیں

حضرت خواجہ عبدالوحید المعروف ابولبیان سبحانی شاہ بیابانی رفاعی القادری۔

## ٦٨

دلبرا بر حال شیدا کن نظر — آتشے افتادہ در جان و جگر

اے محبوب تو اس شیدا کے حال پر نظر کر جدائی کی آگ اس کے جان و جگر میں لگ گئی ہے

وصل جاناں کے دہد بخت رسا — نالہائے شب بگشتہ بے اثر

وصل جاناں کب نصیب ہو گا — راتوں کا رونا بے اثر ہو گیا

بار گر یکبار در خدمت دہی — نخل آمال آورد برگ و ثمر

اگر آپ خدمت میں رہنے کا تھوڑی دیر کے لیے موقع دیں تو میری امیدیں بار آور ہو جائیں گی

تا بکے نالیم در ہولے تو — چند باشی از غم ما بے خبر

کب تک ہم آپ کی محبت میں تڑپتے رہیں اور آپ کب تک ہمارے غم سے بے خبر رہیں گے

از مژہ سفتی بیادش افضلا

افضلا ان کی یاد میں تو نے موتی پروئے ہیں

گر قبول افتد زہے سلک گہر

اگر یہ رونا قبول ہو جائے تو یہ آنسو موتیوں کا ہار ہے

۶۹

در سرِ زلفِ تو تا چند پریشاں باشم      بہ کہ ایماں پئے روئے تو فروشاں باشم

تیرے زلفوں پر کب تک پریشان رہوں کہ اور میں کب تک تیرے روئے روشن پر اپنے ایمان کو بیچتا رہوں۔

بانگ در مسجد و ناقوس نوازند بدیر      بندۂ عشقم از و شان نہ او شاں باشم

مسجد میں اذاں اور مندر میں ناقوس بجتا ہے میں عشق کا بندہ ہوں نہ مجھے اس سے تعلق ہے نہ اس سے

مہِ من جلوہ فگن بر سرِ بام ست امشب      چوں کتان پارہ کن جیب و گریباں باشم

میرا چاند آج کی شب بام پر برآمد ہوا ہے میں کتان کی طرح اپنے جیب گریباں کی دھجیاں اڑا دوں گا۔

پیرِ میخانہ بکف جامِ شراب ست امروز      آں نہ در حلقہ رندان کہ پشیماں باشم

آج پیر میخانہ شراب کا پیالہ ہاتھ میں لیئے ہوئے ہے میں رندوں کے حلقہ میں شرمندہ نہ ہوں گا

افضلا دولتِ جاوید بود در دستِ مرا

اے افضل میرے ہاتھ میں دولت جاوید ہو گی۔

روئے گرداں ز عیال و ہمہ خوشاں باشم

جب میں اپنے اہل و عیال واقربا سے منہ پھیر لونگا (دنیا سے منہ پھیر دونگا)

۷۰

پیش آں ناوک بیداد اماں چیزے نیست    بیں کہ از قلب و جگر نام و نشاں چیزے نیست

اس ظلم کے تیر کے آگے کوئی پناہ نہیں ہے دیکھو کہ قلب جگر کا کوئی نام و نشان ہی نہیں ہے

گر تو در راہ وفا ثابت و قائم ہستی    بکش از تیغ ادا وہم گماں چیزے نیست

اگر تو وفا کے راستے میں ثابت قدم رہے اور ادا کی تلوار سے مارے تو وہم و گمان کا کوئی مقام نہیں ہے

بہ خنجر بکش از دست حنائی بر سر    مثل از درد دل از تیر و کماں چیزے نیست

اپنے حنائی ہاتھ میں خنجر لے کر مار دو    درد دل کے مانند تیر و کمان کوئی چیز نہیں۔

ہمت خویش تو اندر رہ معنی گرداں    بیں کہ اسباب جہاں کار جہاں چیزے نیست

حقیقت کی تلاش میں تو اپنی ہمت صرف کر اسباب جہاں دنیا کے کام کوئی چیز نہیں

افضلا عشق مجازی ہمہ راہست مخوف

اے افضل مجازی عشق ہر اک کے لیے ہے

شوق نظارہ از حسن بتاں چیزے نیست

بتوں کے حسن کو دیکھنے کا شوق کوئی چیز نہیں

۷۱

جاناں نگر کہ حالت بیمار نازک است      جاں بر لب است و کار طلبگار نازک است

اے محبوب دیکھئے کہ بیمار کی حالت نازک ہے جان لب پر ہے اور طلبگار کا کام نازک ہے

در ہجر یار جان گرفتار نازک است      فرسودہ جاں چوں رشتہ زنار نازک است

دوست کی جدائی میں گرفتار کی جان نازک ہے بیمار جان زنار کے تار کی طرح نازک ہے

تا کے جفا و جور کنی بر من ضعیف      تاب و تواں برفت دل زار نازک است

مجھ ضعیف پر کب تک ظلم و ستم کریں گے برداشت کی قوت ختم ہو چکی ہے دل زار نازک ہے

با نقد جاں معاملہ می تواں نمود      ترسم مگر کہ طبع خریدار نازک است

جان کو نقد دے کر معاملہ کیا جا سکتا ہے لیکن ڈر اس بات کا ہے کہ خریدار کی طبیعت نازک ہے

ہر ہیچ سنگ قمر لعل شد عاشقاں      اندر جہاں نگر رہ کہسار نازک است

جانم بہ لب و لب گزد جام حسرت آہ      اندر ہوائے آنکہ لب یار نازک است

جان لب پر ہے اور لب میرے حسرت کے پیالہ کو کاٹ رہے ہیں افسوس اس خواہش میں کہ یار کے لب نازک ہیں

دی او فتاد چوں گذر من بباغ دوست      دیدم کہ سبزہ و گل گلزار نازک است

اتفاق سے کل میں باغ سے گذرا دیکھا کہ سبزہ پھول اور باغ نازک ہیں۔

۹۰

بر مشت استخوان چہ زنی دام زلف را ارباب ہجر سخت گرفتار نازک است

میرے ہڈیوں پر زلف کے جال کو کیوں ڈالتے ہو جدائی میں گرفتار لوگ نازک ہیں

افضل زبان حال بستہ شد بہر عرض

ہشیار چونکہ دلدار کا مزاج نازک ہے

ہشیار آنکہ خاطر دلدار نازک است

اس لیے افضل نے اپنا حال بیان کرنے سے زبان بند کر لی ہے

حضرت خواجہ عبدالوحید المعروف ابولبیان سبحانی شاہ بیابانی رفاعی القادری۔

## ٤٢

صبح در گلشن برفتن اتفاق افتادہ بود     اے خوشا بختم ز گل رسم وفا افتادہ بود

صبح گلشن میں جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ پھولوں سے ملاقات کا اتفاق ہو گیا

شہرت عشقم نہ صرف اندر جہاں جا دارد     غلغلہ در گنبد نیلگوں اوراق افتادہ بود

میرے عشق کی شہرت نہ صرف دنیا میں جاری رہی بلکہ نیلگوں آسمان میں بھی اس کا شور تھا۔

مایۂ اخلاص اندر ساغر ما ریختند     در دل زاہد ہجوم صد نفاق افتادہ بود

اخلاص کی پونجی ہمارے پیالہ کے اندر ڈالی ہیں اور زاہد کے دل میں سینکڑوں نفاق کا ہجوم تھا۔

قسمت قسام چوں بار امانت بر نہاد     منصب آدم ملک را یکہ شاق افتادہ بود

قسمت کے تقسیم کرنے والے نے جب امانت آدمؑ کے حوالے کی تو ملائکہ کو شاق گزرا

زاہداں را مسجد و مارا صحبت خمارہ     از ازل در کار ہر یک افتراق افتادہ بود

زاہدوں کو مسجد اور ہم کو مے خانہ کے راستہ اور ازل سے ہی ہر ایک کے کام میں اختلاف تھا

بر سر من گراں شئے شد و مرد غم ہنوز     لیک ہجر یار او مالایطاق افتادہ بود

میرے سر پر ایک بھاری بوجھ شدت غم کا تھا لیکن جدائی کا بوجھ برداشت سے باہر تھا

ہمت شیخ افضل ادر یار وصل یار

افضل دوست کی ملاقات کا حوصلہ شیخ کی ہمت نے دیا

ورنہ سرگردانئے تہ و فراق افتادہ بود

ورنہ جدائی کی پریشانی ہو گئی تھی

۷۴

کے بود یارب کہ ماهم بے حجاب آید بروں صد دعا از سینۂ خانہ خراب آید بروں

کب ہوگا اے رب کہ میرا چاند بے حجاب باہر آئے گا، سینکڑوں دعائیں اس سینہ کے ویران خانے سے نکل رہی ہیں

در ہوائے شاہد رعنا چہ پرسی حال دل از درون سینہ ام بوئے کباب آید بروں

شاہد رعنا کی محبت میں میرا حال کیا پوچھتے ہو میرے سینے سے کباب کی بو آرہی ہے

سجدہ در محراب ابروی تواں کردن روا چوں ز بام خویشتن آں آفتاب آید بروں

تیرے ابرو کے محراب میں سجدہ کرنا جائز ہے جب وہ آفتاب اپنے چھت پر نکل آئے۔

جوشش سودائے زلف و لالہ نیکوی روی سینہ ام خم خانہ زاں بوئے شراب آید بروں

گل لالہ خوبصورت چہرہ اور زلفوں کے خیال میں میرا سینہ شراب خانہ بن گیا جیسے اس سے شراب کی بو آرہی ہے

معتکف شو سوئے جانانہ باشی افضلا

اے افضل تو اپنے دوست کیجانب معتکف ہوجا

تا ز راہ مکرمت خود بے نقاب آید بروں

تاکہ وہ اپنی مہربانی سے خود بے نقاب آجائے

۷۴

شب ہجراں بیادش تا سحر فریاد میکردم     زشوق کلبۂ تاریک خود آبادمی کردم

جدائی کی رات میں صبح تک فریاد کرتا رہا اور اپنی اندھیری کٹیا کو شوق سے آباد کرتا رہا

خیال زلف مشکیں پابند عقل گردید     خوشا ساماں طواف خانہ صیادمی کردم

تیرے زلف مشکیں کے خیال نے عقل کے پیر دل میں بنڈ ڈال دیے ہیں کیا ہی اچھا سامان ہے صیاد کا

بیاد روے و موے و عارض زیبا قد و سر     نظر بر لالہ و سنبل گل شمشادمی کردم

آپ کے چہرے بال و عارض زیبا اور قد و سر کی یاد میں میں نے اپنی نظر لالہ و سنبل و گل شمشاد پر کرتا ہوں

خیال غیر در دل چوں رقیب روسیہ باشد     بیاد روے تاباں ہر زماں دلشادمی کردم

دوسروں کا خیال دل میں روسیہ رقیب کے مانند ہوتا ہے آپکے روشن چہرہ کی یاد ہی مجھے ہر وقت شاد کرتی رہی

مے از لطف ساقی داد ما را ساغر احمر     بکیف بر صفاے جاں نوازش یادمی کردم

ساقی نے اپنی مہربانی سے شراب کا سرخ پیالہ عطا فرمایا اس کی جان نواز صفائی اور کیف و سرور کو میں یاد کرتا ہوں

رہ پر خار ہول دشت و کوہ آبلہ پای

راستہ کانٹوں بھرا اور وحشت سے بھرے جنگل اور پہاڑ اور پیروں میں چھالے

سزد با خضر افضل آنکہ استمدادمی کردم

بھرے پڑے ہوتے مناسب ہے کہ افضل میں خضر سے امداد طلب کرتا ہوں